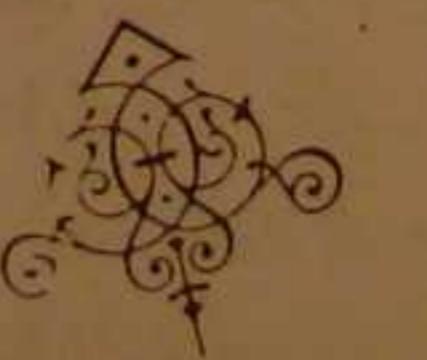


دن دولت مند بھائی نے غریب
بھائی سے کہا کہ تو بادشاہ کی
ملازمت کیروں ہنپیں کر لیتا کہ اس
عنت شقت کے کام سے
چھکارا لے۔

غریب بھائی نے کہا "تو مزدوری
کیوں ہنپیں کرتا کہ غلامی کی ذلت سے
چھکارا نصیب ہو۔" عقل ندوں
نے کہا ہے جو کی روئی کھا کر
آدم سے بیٹھنا کر میں سونے کا
پہلا باندھ کر غلامی میں کھڑے رہنے
سے بہتر ہے۔ گرم جلتا ہوا پونا
ہاتھ سے خیر کرنا اس سے بہتر ہے
کہ بادشاہ کے سامنے غلاموں
کی طرح یعنے پر ہاتھ باندھ کر
کھڑے ہوں۔

میری قیمتی زندگی صرف اسی فکر
میں تمام ہو گئی کہ گرمی کے موسم
پیش کیا کھاؤں گا اور جاڑے کے
دنوں میں کیا پہنچوں گا۔ اے بے شرم
پیش ایک روئی پر تھنا عت
کر لے تاکہ غلامی کے لیے بھک
کر کھڑا ہونا نہ پڑے۔



شیخ نعمی دو بھائی اور ملاح

میں بزرگوں کی ایک جماعت کے
ساتھ کشتی میں بیٹھا تھا۔ ہمارے
پیچھے ایک کشتی ڈوب گئی اور دو
بھائی ایک بھنور میں پھنس گئے۔
ہماری کشتی میں سے ایک بزرگ
دوسرا نے لڑکیوں میں ایک بار میرے
کوڑا مارا تھا۔" میں نے پوچھا "وہ کیا ہے؟"
میں نے جواب دیا۔ جس کو
بچلنے میں بھل دیا اور دو
بھنور میں تھک گیا تھا تو
اپنے اوٹ پر بٹھا لیا تھا۔ اور
دوسرا نے لڑکیوں میں ایک بار میرے
کوڑا مارا تھا۔" بچلنے میں
بٹھے ہر ایک کے بدے پچاس سے
ہزار انعام دوں گا۔

مالح نورا پانی میں کوڈ پڑا اور
ایک بھائی کو بھنور سے نکال کر
صحیح سلامت لے آیا جبکہ دوسرا
بھائی بھنور میں پھنس کر مر گیا۔ میں نے
مالح سے کہا "شاید اس کا درست
ہی آگیا تھا جو ترنے اس کو بچانے
میں دیر کر دی اور اس کو بچانے
میں جلدی کی۔" ملاح نے ہنس کر کہا
"آپ بھی تمیک ہی کہہ رہے ہیں
لیکن ایک درجہ اور ہے۔"

غلامی کی ذلت

دو بھائی تھے۔ ایک بادشاہ
کے یہاں ملازم تھا۔ دوسرا منہن
شقت کر کے اپنی روزی روئی
حاصل کرتا تھا۔ بادشاہ کے یہاں
کام کرنے والا بھائی مالدار اور
مزدوری کرنے والا غیر تھا۔ ایک

172/54 Mohammad Ali Lane Gwynne Road Lucknow-226 018

Ph. 270406



حدیث کی مشہور کتاب

رضیٰ الصالحین

کاسیس و شلائقہ اردو ترجمہ

جس میں وہ روایات ہیں جو فضائل اعمال، اخلاق، اصلاح و تمذیب اور زندگی کے رفتار و حکما کا وسائل سے تعلق رہتی ہیں

مقدّمہ

علامہ سید سیلمان ندوی



کتاب

پہترین مصلح مرتبی اور مرشد کا کام کرتی ہے
ہر عنوان کے پچھے قرآن مجید کی آیات میں ترجمہ پھر
احادیث میں ذیلی عنوانات جگہ جگہ مونوع کی ہدایت

قیمت حصہ اول / روپے۔ قیمت حصہ دوم روپے۔
فوتوافیٹ کی طباعت کرتے ہیں۔ پہترین کتابت

مترجم

محترمہ امۃ الرشیدین (رجوہ)

مکتبہ اسلام

۱۴۲/۵۳ محمد علی لین گوئن، روڈ، لکھنؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِلَادِكُنْ حَضَرَتِ مَوْلَانَ مُحَمَّدِ شَانِي حَسَنِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

نَجَا تِمَنْ كَارِبِ جَمَانْ



سالانچنڈہ

- * برائے ہندوستان: — ۲۰ رُوپے
- * عیز ملکی ہوائی ڈاک: — ۲۵ رام کی ڈال
- * فی شمارہ: — ۶ رُوپے

محمد حمزہ حسنی

- ایڈٹر: — امامہ حسنی
- معاونین: — میمونہ حسنی
- ا حق حسنی ندوی: — جعفر سعید حسنی ندوی

فون نمبر

نوت: ڈرافٹ پر RIZWAN MONTHLY، نکھیں: 270406 PH. 270406

ماہنامہ حضوان ۱۹۹۸ء، احمدیہ علی لیں، گوئی روڈ، لکھنؤ

ایڈٹر پریز، پریس محمد حمزہ حسنی نے مولانا محمد شانی حسنی فاؤنڈیشن کے لئے نظامی آنکھ پریز یعنی اکٹھر حضوان محمدیں سے شائع کیا

ابنی بہنوں سے

کوئی اسلامی ملک اور سلم معاشرہ جو اسلام کے اصول و مقاصد طہارت و عفت، اعتدال و ذوق سليم، رشرا آفی تعلیمات، اسوہ رسول کے محاسن کا جماعت ہے اگر وہ اس راہ سے ہٹ کر کسی اجنبی تمدن کو اختیار کر لیتا ہے اور اسلام کو صفتِ عبادات اور نذرِ بھی رسوم تک محدود کر دیتا ہے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس ملک اور معاشرہ کو تہذیبی و معاشرتی ارتاداد کا سامنا ہے جو آگے جل کر نذرِ بھی ارتاداد تک پہنچ سکتا ہے اور یہی مغربِ بی مالک اور یہود کی سازش ہے جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہو رہے ہیں۔

اس وقت پوری قوت کے ساتھ اس کے مقابلہ کی ضرورت ہے اور ایسی فکری قیادت پیدا کرنے کی شدید ضرورت ہے جو مغربی لا دینی بکھہ دین بیزار تہذیبِ تمدن کا پوری جرأت اور اعتماد کے ساتھ مقابلہ کرے اور ان کی کمزوریوں اور نقصانوں دہ پہلوؤں کی نشاندہی کرے اور قوم کو ان کے مضر اثرات سے آگاہ کرے اور اسی کے ساتھ ساتھ اسلامی دعوت پیش کرے اور اسلام کا ایسا موترا و معقول توارف حمل کے جنگی تہذیب و تمدن کے مارے ہوئے لوگوں کے لیے تریاق نہایت ہو۔

اسی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ ان کے لیے بے عذیز متعاج وجہان و دل سے زیادہ نیتی ہے وہ ہے اسلام اور ایمان اگر یہ باقی نہ رہے تو پچھلے بھی باقی نہ رہ پائے گا اس کی حفاظت ان کی زندگی کا مقصد ہونا چاہیے اور اس راہ میں ہر قربانی دینے کے لیے ہر دقت تیار رہنا چاہیے۔

- ۲۶۔ ضروری ہے مولانا طاہر عبد اللہ مددیقی
- ۲۷۔ اپنی بہنوں سے اپنی بہنوں سے
- ۲۸۔ دل آزاری امۃ اللہ تینم
- ۲۹۔ نعمتِ شریف مولانا غفرانی خاں
- ۳۰۔ مولانا حیدر الدین ندوی فضوری ہے مولانا حیدر الدین ندوی فضوری ہے
- ۳۱۔ شمارہ ذوالحلال شاراحمد قدوی
- ۳۲۔ حجۃ الوداع مولانا مسیح الرحمن
- ۳۳۔ عیدِ نکاح کے اعمال مسنونہ حسیم الرحمن کو بیانی
- ۳۴۔ حضرت عمر بن زم مولانا عبدالسلام ندوی
- ۳۵۔ (بہو کے نام) ایں عالم امداد ہوی
- ۳۶۔ دعوت فی میں خواین کا حصہ مولانا اقبال الرحمن
- ۳۷۔ اسلام میں تعلیم نہ سوانی... مولانا اقبال الرحمن
- ۳۸۔ پھول کا گوشہ عادل ایڈ ملبوی
- ۳۹۔ عبد الغنی ناروی عبد الغنی ناروی

بلاشبہ اللہ ورسمل کا حکم مانے
والے مرد اور مانے والی عورتیں اور
رسمل سے ایمان لانے والے مرد اور
ایمان لانے والی عورتیں اور بندگی
کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی
عورتیں اور سدا پچ بولنے والے مرد
اوہ پک بولنے والی عورتیں اور نفس
کی غلط خواہشوں کے مقابلہ میں اللہ
کے حکم پر مضبوطی سے جھے رہنے والے
مرد اور جمی رہ بنے والی عورتیں اور
عابجزی وسکنت اختیار کرنے والے
مرد اور اسی صفت کی عورتیں اور روز
رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے
والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی
حافظت کرنے والے مرد اور حفاظت
کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ
کو یاد کرنے والے مرد اور اپنے ہی
اس کو یاد کرنے والی عورتیں۔ اللہ تعالیٰ
نے اپنے ان سب بندوں اور بندیوں
کے لیے رکھی ہے خاص بخشش اور

یہ چند آئیں اس کا اندازہ کرنے کے
لیے سانی ہی کہ قرآن مجید نے خود اکی
عبادت پر کتنا زور دیا ہے اور عبادت
کے ذریعہ بندہ کیا کچھ پا سکتا ہے قرآن
مجید کی بعض آیتوں میں خصوصیت سے

كَانُوا فَلِيلًا مِنَ الظَّالِمِينَ
يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ
لَا يَسْتَغْفِرُونَ وَفِي أَمْوَالِهِمْ
حُقُّ الْإِسْلَامِ لَا مُحْرَفٌ مِنْهُ
(ذاريات ع-۱)
ہمارے بندے راتوں میں بہت کم
سوتے تھے اور بلکہ رات کے بڑے
 حصہ میں عبادت کرتے تھے، اور رات
 اس طرح گزارے کے، سحر کے اوقات میں
 منغفہ چاہتے اور معافی لانگئے تھے اور
 ان کے مالوں میں ایسے لوگوں کا حق
 تھا، جو ارضیت سے بچوں میں سوال
 کرتے تھے یا جن پر کوئی آفت آپری تھی
 اس سلسلہ میں ایک آیت سورہ
 احزاب کی اور ڈپھہ یہ یعنی:-
 ارشاد ہے:-
 إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسَلِّمَاتِ
 وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 وَالْقَنِيتِينَ وَالْقَنِيتَاتِ وَالْعَدِيقِينَ
 وَالْعَدِيقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ
 وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ وَالْمُتَقْدِقِينَ
 وَالْمُتَقْدِقَاتِ وَالصَّابِرِمِينَ
 وَالصَّابِرَاتِ وَالْحَفِظِينَ
 فِرُوجَهُمْ وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّكِيرَاتِ
 اللَّهُ كَيْنَى وَالذَّكِيرَاتِ
 أَعَدَ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً
 وَأَجْرًا عَظِيمًا (الاحزاب ع-۵)

اور سُورہ سجدہ میں ان ہی عبادت کے بندوں کے متعلق ارشاد ہے۔

تَتَجَّا فِي جَنَوْبِهِمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَوْنَا وَ طَمَعاً
وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَهُ فَلَا
لَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ
قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ (السجدہ ۲۴)

ان کی کروٹی میں اپنی خواب گاہوں سے
الگ رہتی ہیں ایعنی جب سونے والے
آرام کی سیستھی نیند سوتے ہیں تو ہمارے
یہ خاص عبادت گزار بندے بستوں
سے الگ ہماری عمارت میں مشغول
ہوتے ہیں اس کے عذاب کے خوف
سے اور اس کی رحمت کی طمع میں اس سے
دعائیں کرتے ہیں اور ہمارے دیے
ہوئے میں سے ہماری راہ میں خرچ
کرتے ہیں پس کوئی نفس سہیں جانتا
اُن کی آنکھ کی تھنڈک کے ان سامانوں
کو جراؤں بندوں کے لیے چھپا کے
رکھے گے مہیں بدله میں اُن اپھے اعمال
کے جزوہ کرتے تھے۔

اور سورہ ذاریت میں ایسے ہی بندوں
کو جنت اور اللہ تعالیٰ کی خاصی لخاصی
لتعیین عطا فرائیے جاتے کا ذکر کرنے
کے بعد اُن کا حال خود اللہ تعالیٰ نے
یہ بیان فرمایا ہے:

کا ذکر فرمائے آخر میں ارتاد فرمایا :
أَدْلِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ
الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ
هُمْ فِيهَا حَالِدُونَ
ر المومنون ع - ۱

یہی دراثت پانے والے ہیں جو دراثت
پائیں گے جنت الفردوس کی وجہ سے
ہمیشہ اس میں رہیں گے
اور سورہ فاطر میں ارتاد ہے :
إِنَّ الَّذِينَ يَمْلُوْنَ كِتَابَ اللَّهِ
وَآتَاهُمُ الصَّلَاةَ وَآنْفَقُوا مِمَّا
دَرَّقْنَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُوُ
مَحَاجَةً لَنْ تَبُوْدَه لِيُوْغِنِيَهُمْ
أَجُوَرَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ
فَضْلِهِمْ دِإِنَّهُ عَفُودٌ شَكُورٌ
ر الفاطر ع - ۲

جن بندوں کا حال یہ ہے کروہ پڑھتے
ہیں اللہ کی کتاب اور قائم کرتے ہیں نما
اور خرچ کرتے ہیں سما رادیا ہوا پوشیدہ
اور علانیہ وہ امید رکھتے ہیں ای سوداگری
کی جس میں سرگز لٹوانا نہیں، ان کا انجام
یہ ہے کہ پورا دے گا اللہ ان کو اُن
کا ثواب اور مزید بخشش دے گا
ان کو اپنے خاص فضلے دے رہا اللہ
بہت بخشنے والا اور اپنے بندوں کی
عمارت گزاری اور زیکر کرداری کی
بڑی قدر فرمائے والا ہے۔

حدائقِ عبادت

A circular decorative emblem or logo is centered on the page. It features a stylized bird or butterfly design in purple and yellow, set against a background of green and brown foliage. The emblem is surrounded by a thin circular border.

اور سرہ تو بہ میں ایک جگہ ان
بندوں کا ذکر فرماتے ہوئے جن کے
لیے الشَّرْعُنَانِ الی طرف سے جنت کا
خاص وعدہ ہے ان کے خاص اوصا
یہ بیان فرمائے گے ملیں و
الثَّائِسُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ
السَّابِحُونَ الرَّأْكِعُونَ الْمَسَاجِدُونَ
الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهِونَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحَدُودِ اللَّهِ
وَلَبْشِ الرُّمُومِ مِنْ أَنَّهُ الْتَّوْبَةُ عَمَّا
وہ توبہ کرنے والے ہیں، عبادت گزار
ہیں، اللہ کی حمد کرنے والے ہیں، روزے
رکھنے والے ہیں، رکوع سجود کرنے والے
یعنی نمازیں پڑھنے والے ہیں، اچھے کاموں
کے لیے کہنے والے اور برائیوں سے منع
کرنے والے ہیں اور اللہ کی بانویں ہرئی
حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور

اے رسولِ داں صفات کے رکھنے والے
مومنین کو آپ دِ ہماری رحمت اور جنت
کی خوشخبری سن دیجئے۔
اور سورہ مومنون میں ارشاد فرمایا گیا ہے:
**قَذَّافِلَحَ الْعُوْمُ مِنُونَ الَّذِينَ
هُمْ فِي صَارِدِهِمْ حَاسِعُوْنَ هَـ
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ الْغُوْمِ مُعِضُوْنَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِلِّزَّكَةِ فَاعْلَمُوْنَ هَـ**
(رومونوں ع ۱۰)

یقیناً نلاح پالی ان ایمان والوں نے
ادراپی مراد کو پہنچ کر وہ کامیاب ہو گئے،
جو اپنی نمازیں خشوع کی صفت کے ساتھ
ادا کرنے والے ہیں اور جو لغزوں و فضول
باتوں اور شغلوں سے کنارہ کش رہتے
ہیں اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔
اس کے بعد ان کی پاکِ دامتی اور
امانت داری اور غیرہ بعض اخلاقی محسن

عمر فیر آیت سن کر بال برابر جی آگے
ہنس بڑھے لے

خود غرضی اور بے انصافی پر مسخر

دنیا وی تبیس مسلمان لوگنا ہوں
سے پاک صاف کر دیتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مونہ مرد اور مونہ عورتوں پر ان کی بانوں
مالوں اور اولاد میں برابر آزمائشیں آتی
ہیں ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے
ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ گناہوں
پاک صاف ہو چکے ہوں گے (ترذی)

چالیوں سے درگزد کرنا اور قرآن
کی تعلیل کی ایک مثال

حضرت عبد اللہ بن عباس روایت
ہے کہ عینہ بن حصین آئے اور اپنے
بھتیجے گن بیس کے یہاں اترے۔
حضرت حسان رگوں میں تھے جو حضرت عمر
کے نزدیک رہتے تھے جو حضرت عمر کے

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو، مقابلہ
ہوتے صبر سے کام لو

حضرت عبد اللہ بن الجاہلیہ
معافی اختیار کرو، نیک کا حکم در اور
جالوں سے اعراض کرو،
بیشک یہ جاہل ہیں، خدا کی قسم حضرت

حضرت ابن سعید سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عنقریب میسر بعده خود غرضی اور بے انصافی
دیکھنے میں آئے گی اور ایسے امور جن کو
تم ناپسند کر دے گے اخنوں نے کہا،
یا رسول اللہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے
ہیں آپ نے فرمایا جس کا تم برق ہو
ادا کرنا اور تم اپنے حق کے ملنے کی
دعائیت رہنا یا

حضرت اُسید بن حفیظ سے روایت
ہے کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ
آپ ہم کو کوئی عجہہ کیوں نہیں عطا فرماتے
جیسے نلاں کو عطا فرمایا، آپ نے فرمایا تم
عنقریب میسر بعده خود غرضی اور بے انصافی
دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے
حوض کو شر پر ملو۔ (صحاری مسلم)

مقابلہ کا انتظار کیا، پھر فرمایا اے لوگو!
دشمنوں سے ملنے کی آرزو نہ کرنا اور
عافیت مانگنا، اگر ان کا ساسنا ہو جائے
 تو پھر صراحتاً بت قدمی سے کام لینا
اور جان لو کہ جنت تلواروں کے ساتے
میں ہے، پھر فرمایا اللہ ہم مَنْزُولُ
الْكِتَابِ وَمُجْرِيُ السَّحَابِ
وَهَادِيُ الْأَحَزَابِ أَهْمَمُهُمْ
وَالْأَنْصُرُنَا عَلَيْهِمْ

(ترجمہ) اے الش کتاب کے اتارنے
والے اور بادلوں کے دوڑانے والے
اور شکر و کوئی ہریت دیئے والے
ان کو ہریت دے، اور ان پر سماری
مد فرماء۔

اے یہ ضبط نفس بکہ بے نفعی اور قرآن مجید
کے احترام کی اعلیٰ شان بے سرے
غصہ نہ آنا تباہ اکمال ہیں مگر برش غصب
یں قرآن کی آیت سنتے ہی تھنڈا ہو جانا
عبدیت کا اعلیٰ نمونہ سے

لے دو چیزیں ہیں اولے فرمادی و مطالبه
حقوق، اسلام میں اولے فرض پر
زیادہ زور دیا گیا ہے اور موجودہ تحمل د
سیاست میں مطالبہ حقوق پر دوڑوں کے
ستائیں و ہی فرق ہے ولائماً
ہزا چاہیے۔

والدین کی فرمانبرداری کے فوائد

ماں باب کے حقوق بیان کرنے میں یہ سب اللہ اور رسول کے
بتائے ہوئے ہیں، ان احکام و آداب کی روایت و اطاعت بعض اس بنا پر ہے
کہ یہ اللہ اور رسول کی طرف سے ہیں، کمال اطاعت اور مقتضاۓ ادب
ہے، مومن کی یہ شان ہر فی چاہیے کرو، بے چون دیڑا پسے ماں کی حقیقی کی اطاعت
کرے اور اجر و ثواب اور آثار و فوائد کو ان کی طرف سے انعام جانے البتہ
اطاعت میں کمال شوق کیلے آثار و فوائد پر نظر کرے تو کوئی حرج نہیں ہے، اسی
حیثیت سے ماں باب کی فرمانبرداری کے چند نوادرے ثابت پیش کیے جاتے ہیں۔
۱، سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ماں باب کو خوش رکھنے سے اللہ خوش
ہوتا ہے، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص سے اس
کے ماں باب راضی ہوں اس سے ہیں راضی ہوں۔

۲، ماں باب کی خدمت کا اصل جنت ہے چنانچہ آتا ہے رحمت صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا ہے کہ جنت متحاری ماں کے قدموں تلے ہے اور باب جنت
کا در راز ہے۔

۳، ماں باب کے ساتھ حسن و سلوک کرنے والے کی اولاد خود اس کے ساتھ
نیک سلوک کرے گی، ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اپنے اپنے
آباء کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہو، اس کا بھرپور صد تو آخوت میں
تلہ گا، لیکن اس سے پہلے دنیا میں اس حسن سلوک کا یہ اثر ہو گا کہ خود متحاری
اویاد متحارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔

۴، حسن سلوک کا ایک فائدہ عمر میں اضافہ بھی ہے ارشاد بندی کے
جو والدین کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اس کے لیے یہ
خوش خبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دیتا ہے
(طبع ای فاکم)

(بھی شعیب احمد)

ثناے ذوالجلال

از: حضرت علامہ مولانا مولیٰ شاہ احمد قدوی باقی (مرحوم)

جلال تو جسّال تو کمال لازوال تو
یہ جہان تری یہ دم ترا زبان تیری اشلم ترا
صفات بے نظری تو ہے ذات بے مثال تو
سوال لاجواب تو جواب ہر سوال تو
کہاں کہیں یہاں نہیں کہاں کہیں یہاں نہیں
بتا کر تو کہاں نہیں بتا کر تو کہاں نہیں

نہیں سے ہر وجد ہے نظام شمش جہات ہے تو
دہادے قیود ہے بلند تیری ذات ہے تو
مساواۃ زن رہیے صبح ہوئی تو صحابہ کرام
نہ ابتدا، نہ انتہا، محیط بے کرانی ہے تو
کہاں کہیں یہاں نہیں کہاں کہیں یہاں نہیں
بتا کر تو کہاں نہیں بتا کر تو کہاں نہیں

رسائی خیال کیا محبتال قیل و تعالیٰ ہے
رباں کو شوق کو بکو جنوں شوق کو بکو
زبان ناتوالی ہے تو کہاں ہے تو کہاں ہے تو
کہاں کہیں یہاں نہیں کہاں کہیں یہاں نہیں
تو کیف میں سرور میں تو درد کے وغور میں

تو تلبِ ناصبور میں تو قبر میں تو درد کے وغور میں
محبتاً بیں طہور میں شعور لا شعور میں
کہاں کہیں یہاں نہیں کہاں کہیں یہاں نہیں
بتا کر تو کہاں نہیں بتا کر تو کہاں نہیں

حجۃ العدال

مولانا صفت الرحمن مبارک بوری

حج بہر کیلے اپنے ارادے کا اعلان
فرما تو سلما ن ان عرب جو حق پیچنا
شروع ہو گے، ہر ایک کی آرزو تھی کہ وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس پا
کو اپنے لئے نشان راہ بنائے اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا کسے (ا) بھرپور

کے دن جب کہ ذوالقدر میں پارول باقی
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ
کا تیاری فرمائی (۲)، بالوں میں کنکھی کی تسلی
لگایا تینہند پہنچا، چادر اور چھپی، تربانی کے
جانوروں کو تلاوہ پہنچایا اور فہرکے بعد کوچ
زیادیا اور عصر سے پہلے ذوالحدیق پیچنے گے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا جدائی کے غم سے دو نیکے
درحقیقت اللہ چاہتا تھا کہ اپنے بغیر
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوت کے ثرات
وکھلا دے جس کی راہ میں آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے بس بس سے زیادہ عرصہ تک
آئکنے سے معاشرے کی تعمیر رکھیں عمل میں

طرح طرح کی مشکلات اور شققیں برداشت
کی تھیں اور اس کی صورت یہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اڑاہم کے لیے غل فریبا اس کے
بعد حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اور شرک آیز خوبصورت کائی۔ خوبصورت
ذریہ اور شک آیز خوبصورت کائی۔ خوبصورت

کو چک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ اور
دار چھی میں دکھائی پڑی تھی مگر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ خوبصورتی نہیں بلکہ برقرار
رکھی۔ پھر اپنا تینہند پہنچا، چادر اور چھپی، دو
رکعت معاذ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا جدائی کے غم سے دو نیکے
اور اللہ کا الوہیت کے اثبات، اس کے
ناسا والوہیت کی نفحی اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوت کے ثرات
وکھلا دے جس کی راہ میں آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے بس بس سے زیادہ عرصہ تک
آئکنے سے معاشرے کی تعمیر رکھیں عمل میں

و شعور کو یہ احساس دلارہا تھا کہ دنیا میں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا زمانہ
اختتام کرتے ہے چنانچہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو سنہ احمد
میں میں ہاگور زبانا کر روانہ فرمایا تو رخست
کے احکام و شرائی حاصل کریں اور آپ

صلی اللہ علیہ وسلم ان سے یہ شہادت لیں

کرنے ہوئے سمجھدے اور باتوں کے فرمایا،
اس کی رحمت بغیر اندازہ ہے
جتنا ممکن ہو ٹھنکھنائے جاؤ
یہ دستِ دعا خدا کا دروازہ ہے
(امداد جو ایادی)

کی نماز میں ایک اذان اور واتحہت سے
پڑھیں دریان میں کوئی نفل نماز نہیں پڑھی
اس کے بعد آپ لیٹ کے اور طبع بخرا
تک لیٹے رہے ابتدی نودار ہوتے ہی
اذان و اتحاد کے ساتھ بخرا کی نماز پڑھی اس
کے بعد قصوار پر سوار ہوا کشودام تشریف
لائے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ سے دعا کی۔
اور اس کی تکبیر و تہلیل اور تو حیدر کے کلمات
کہنے بیہاں اتنی دیر تک شہر رہ رہے
کہ خوب اجالا ہو گیا اس کے بعد سورج
طبع ہونے سے پہلے نماز کے لیے روانہ
ہو گئے اور اب کی بار حضرت فضل بن عباس
کو اپنے پچھے سوار کیا اپنی حسرہ پس پہنچے
تو سوری کو ذرا تیزی سے دڑایا بخرا و
دریانی راستہ جوہر کبریٰ پر سکھا تھا اس
سے چل کر جوہر کبریٰ پر سپنچے اس زمانے
میں اہل ایک درخت بھی تھا اور جوہر کبریٰ
اس درخت کی نسبت سے بھی معروف
تھا اس کے علاوہ جوہر کبریٰ کو جوہر عقبہ
اور جوہر اولیٰ بھی کہتے ہیں بچھر کپ صلی اللہ
علیہ وسلم جوہر کبریٰ کو ساتھ کر کر یاں ماریں
پر کنکری کے ساتھ بخیر کہتے بلتھے کر کر یاں
چھوٹی چھوٹی تھیں جھیں چکھی میں سے کہ
پلایا جا سکتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نے یہ کنکریاں بطن وادی میں کھڑے ہو کر
ماری تھیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم
قریان گاہ اشریف نے گئے اور اپنے رست بارک

علیکم نعمت و دریت لكم الاسلام
دینا۔ (۳۱۵)

"آج ہی نے تھمارے لیے تھارا دین
مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی
او تھارے لیے اسلام کو چینیت دین
پسند کر لیا"

حضرت عمر نے یہ آیت سن کر تورونے
لگے دریافت کیا گیا کہ آپ کیوں لود رہے
ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ کمال کے بعد نقش
ہی تو ہے۔ (۹۵)

خطبہ کے بعد حضرت مال نے اذان
اور پھر اتحاد کی جیسی رسالت میں داخل ہو گے (۲۷)

اور تم سے سے تعلق پر تھا جانے
 والا ہے تو تم لوگ کیا کہو گے؟ صفاہ بن
کہا ہم شہادت میں ہی کہ آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے عمر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں
نمازوں کے دریان کوئی اور نماز نہیں
پڑھی اس کے بعد سورج ہوا کر آپ جائے تو فو
پر تشریف لے گئے اپنی اونٹی قصوار کا شکم
یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت
شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور لوگوں
چلنے والوں کی راہیں واقع ریتیلے تو مے
کو سامنے کیا اور قبلہ رخ سسل رای عالت
کے اللہ گواہ رہ۔ (۲۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات
ہرنے لگا تھوڑی زردی ختم ہوئی بچھر
کو ربعی بن ابیہ بن خلف اپنی بلند آواز سے
لوگوں تک پہنچا رہے تھے (۲۹) جب آپ
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو پہنچے
تو اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔
تشریف لائے مزدلفہ میں سرب اور عشا
الیوم اکملت لكم دینکم و انتہت

اویس تم میں ایسی پیغمبر چھڑے جا رہا
ہوں کہ اگر تم نے اے ضبوطی سے پہنچے
رکھا تو اس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے
اور وہ بے اللہ کی کتاب (۳۰)

لوگوں ایسا درکھوا! میرے بعد کوئی نبی
ہنیں اور تھمارے بعد کوئی امت نہیں ہذا
اپنے رب کی عبادت کرنا، پا پنج وقت کی
نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا
خوشی خوشی اپنے ماں کی زکوٰۃ رینا اپنے
پروردگار کے گھر کا حج کرنا اور پنے مکاروں
کی اطاعت کرنا، ایسا کرو گے تو اپنے
پروردگار کے گھر کو ہملا خوندے ہیں ختم کر دہا
خون میں سے ہملا خوندے ہیں ختم کر دہا
سن کے حبہ کرام نے سر اطاعت ختم کر دا د
ہوں وہ ربعی بن حارثہ کے بیٹے کاغذ
جن کے پاس ہدی نہ تھی وہ حلال ہو گئے!

ہمہ نہ ڈال جوہر ذیکر کے دن آپ صلی اللہ
علیہ وسلم متشریف ہے گئے اور وہ مل ۹۰
ڈوال جوہر کی بیس تک قیام فرمایا طہر عصر مغرب
عشا اور فجر پانچ وقت کی نماز میں وہیں
کر رہا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب
مطمع ہو گیا اس کے بعد عذر کو جل پڑے۔
وہاں پہنچنے تو وادی نمہ میں قبہ تیار تھا اور
میں نزدیک فرمایا جب سورج مدخل گیا تو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکم سے قصوار پر کاواہ
کرو ہوئے کہہ کیا طوفان وادی
کے پاس تیام فرمایا لیکن طوفان جس کے سوا
کوئی اور طوفان نہیں کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صحابہ کرام
اپنے ساتھ ہدی (شکرانے کے جانور)
لائے تھے طوفان وسی سے نارنہ ہو کر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بالائی مکہ میں جھون
کے پاس تیام فرمایا لیکن طوفان جس کے سوا

فرمایا: لوگوں میں کیوں نہیں تبدیل کر دیں
اور بیت اللہ کا طوفان اور صفارہ کی سی
جانتا غالب اپنے اس سال کے بعد اس
مقام پر تم سے کسی نہیں سکوں گا۔ (۳۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود حلال نہیں ہر رہے
تھے اس لیے صحابہ کرام کو تردید ہوا۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنے
معاملے کی وہ بات پہلے جان گیا تو تابو
بعد میں معلوم ہوئی تو میں بدی نہ لاتا اور
اپنا سفر جاری رکھا۔ سفہ بھر بعد جب آپ
سرنام مکہ کے تریب سپخے ترددی طویل
ہیں شہر گئے وہیں رات گزاری اور فجری
نماز پڑھ کر غسل فرمایا۔ چھر مکہ میں صبح دم
داخل ہوئے۔ یہ اتوار مذوالحجہ سناء الح
کا دن تھا رات میں آجھہ ایسی گزری تھیں۔
او سطر نتارے اس سافت کا ہمیسا
بھی ہے مسجد و رام پسخ کر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہلے خانہ کبھی کا طوفان
کر دیا اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا اور
علیہ وسلم متشریف ہے گئے اور وہ مل ۹۰
ڈوال جوہر کی بیس تک قیام فرمایا طہر عصر مغرب
عشا اور فجر پانچ وقت کی نماز میں وہیں
کر رہا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب
سردیے اب یہ سارا کام سارا سود ختم ہے۔
ہاں عورتوں کے بارے میں اللہ سے
ڈرو کیونکہ تم نے انھیں اللہ کی امانت کے
ساتھ لیا ہے اور اللہ کے کلے کے
ذریعے حلال کیا ہے ان پر تھمارا حق یہ ہے
کرو ہو تھمارے بستر پر کسی ایسے تحف کو نہ لے
میں تشریف ہے گے داس وقت آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گرد ایک لاکھ چھ میں ہزار دیا
دیں جو تھیں گواہ نہیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم
انھیں مار سکتے ہو لیکن سخت مارنے مارنا اور
تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم انھیں معروف کے
ساتھ بخلاف اور پہناؤ۔

حکم دیا کہ اپنا حرام عمرہ میں تبدیل کر دیں
جو اور عزہ دنوں کا ایک ساتھ احمد
باندھتے ہوئے صد اے لیک بلنڈ کی، پھر
باہر شریعت لائے تصوادر اونٹنی پر سوار
ہر بڑے اور دوبارہ صد اے لیک بلنڈ کی
اس کے بعد اونٹنی پر سوار کھلے میں ان میں
تشریف ہے گے تو وہاں بھی لیک پکارا۔
اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنا سفر جاری رکھا۔ سفہ بھر بعد جب آپ
سرنام مکہ کے تریب سپخے ترددی طویل
ہیں شہر گئے وہیں رات گزاری اور فجری
نماز پڑھ کر غسل فرمایا۔ چھر مکہ میں صبح دم
داخل ہوئے۔ یہ اتوار مذوالحجہ سناء الح
کا دن تھا رات میں آجھہ ایسی گزری تھیں۔
او سطر نتارے اس سافت کا ہمیسا
بھی ہے مسجد و رام پسخ کر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہلے خانہ کبھی کا طوفان
کر دیا اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا اور
چھر صفارہ کے دریان سیکی۔ مگر ارام
نہیں کھوا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو عزہ کا اتوار ایک ساتھ بازدھا تھا اور
اپنے ساتھ ہدی (شکرانے کے جانور)
لائے تھے طوفان وسی سے نارنہ ہو کر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بالائی مکہ میں جھون
کے پاس تیام فرمایا لیکن طوفان جس کے سوا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صحابہ کرام
اپنے ساتھ ہدی (شکرانے کے جانور) نہیں
لائے تھے طوفان وسی سے نارنہ ہو کر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ

کے تعلق پوچھے کا مزاد بھجو! میرے بعد
پٹ کر گمراہ نہ ہو جا۔ ماکہ آپس میں ایک
دوسرے کی گزیں ارنے لگو۔

بتاب و کیا میں نے تبلیغ کر دی؟ صحابہ
نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اے الشرا، گواہ رہ۔ جو شخص موجود
ہے وہ غیر موجود تک (یہ باتیں) پہنچنا
دے کیونکہ بعض افراد جن تک (یہ باتیں)
پہنچائی جائیں گی وہ بعض (موجودہ) سننے
والے سے کہیں زیادہ ان باتوں کے
درود بت کر سمجھ سکیں گے (۱۲)

ایک رایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا
یاد رکھو! کوئی بھی جرم کرنے والا اپنے
سو اکسی اور پر جرم نہیں کرتا (یعنی اس
جرائم کی پاداش میں کوئی اور نہیں بلکہ خود مجرما
ہی پکڑا جائے گا) یاد رکھو! کوئی جرم
کرنے والا اپنے بیٹے پر یا کوئی بیٹہ
اپنے باپ پر جرم نہیں کرتا (یعنی باپ کے
جرائم میں بیٹے کو یا بیٹے کے جرم میں باپ

حوالہ جات

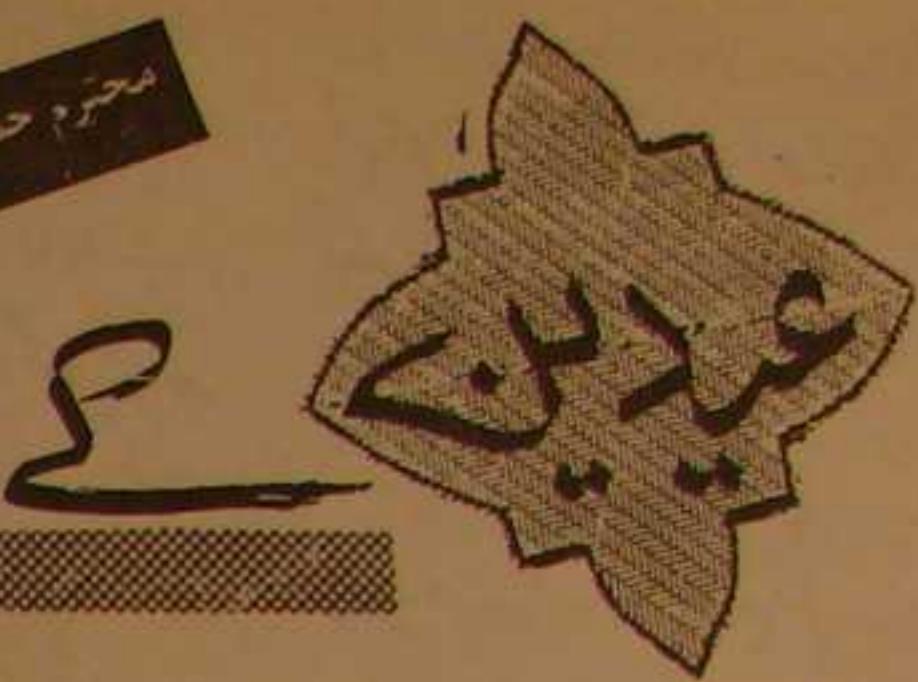
بہتر جانتے ہیں اس پر آپ نماوں رہے
یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا روئی نام رکھیں گے میکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا یہ بلودہ رکھے نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو یہ دن کون سا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں اس پر آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سمجھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ لودہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوم الحرام کا دن یعنی دس ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو سن کر متحاراً خون بکھارا مال اور متحاری آبر و ایک دوسرے پرایے ہی حرام ہے جیسے متحارے اس شہر اور متحارے اس جہتے میں متحارے آج کے دن کی حرمت ہے اور تم لوگ بہت جلد اپنے پروگر کار سے ملوگ اور وہ تم سے متحارے اعمال

کے تابوں نزدیک جاتا چنانچہ بنو عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ڈول ہنری ایڈر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے جب غواہش پیا (۱۰۱)

آج یوم النحر تھا یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آج بھی دن چڑھے رچاشت کے وقت ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ خطبہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھر پر سوار تھے اور حضرت علیہ السلام آپ کے ارشادات صحابہ کو سنا رہے تھے صحابہ کرام کچھ بیٹھے اور کچھ کھڑے تھے (۱۰۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کے خطبے میں بھی حل کی کئی باتیں درہ رأ میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو بکر رضی کا یہ بیان مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم النحر (دس ذوالحجہ) کو خطبہ دیا۔ فرمایا:

زمانِ گھوم پھر کہا بھی اسی دن کی ہلیت پڑ پسخ گیا ہے جس دن اللہ نے آسمان دز میں کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ہمینے کا ہے جن میں سے چار ہمینے حرام کے ہیں۔ ہمینے پے در پے یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محمر اور ایک ربِ مضر جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ کون سامنہ نہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خود پانی کھینچتے ہوئے دیکھتے تو ہر صحابی خود پانی کھینچنے کی کوشش کرتا اور اس طرح حجاج کو زمزم پالنے کا حوثف بنو عبدالمطلب کو معاصل تھا اس کا نظم ان



محترم حسین الرحمن، کوہاٹی

عیدِ نبی کے

عمال مسنونہ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نوں
ذکھاتے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے
کہ عید الاضحی کو بیشتر کچھ کھائے بخليت۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تک
پہنچنے کے لئے اور عید کا دن پڑھنے کے
لئے غسل کرنا بابت ہے جفت خالد
بن معدہ روایت ہے کہ آپ کی عادت
کریمی کر عید الفطر، یوم النحر، یوم عزہ میں

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کے
رجامع ترمذی این ماجہ مدارج النبوة
حضر صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بزرگ سرخ دریدار
پادر شریف اور رہنے تھے یہ چادریں کی ہوتی

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدگاہ
پس پیغ جاتے تو فوراً نماز شروع فرمائیتے
زاد ان نے آمامت اور نہ الصلوٰۃ بمامعتہ
وغیرہ کی نہ اپکھونہ ہوتا۔

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ
تھی کہ نماز عید عیدگاہ (میدان)، میں ادا
عید کیلئے زیب و زینت کرنا سنت
ہے مگر باب مشرع ہو (مدارج النبوة)

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
کریمی کر عید الفطر کے دن عیدگاہ
جانے سے پہلے پند کھجوریں تناول نہیتے
تھے ان کی تعداد طلاق ہوتی یعنی تین، پانچ

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز خطبہ
کے جماعت کی سجد شریف کو حاصل ہے،
سے پہلے پڑھتے اور جب نماز سے فارغ

نماز عید کے لیے عیدگاہ (میدان میں باہر)
شریف لے جاتے تھے لیکن اگر کوئی غدر
لا خ ہو تو مسجد میں نماز عید پڑھنا بھی حائز
ہے۔ (ابوداؤد، مدارج النبوة)

(۸) عیدین میں بکثرت تکبیر کہنا سنت ہے
(طبرانی)

حضرت ابوہریرہؓ سے منزو عاردواست
ہے کہ اپنی عیدوں کو بکثرت تکبیر سے
مزین کرو۔ (طبرانی)

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تک

پہنچنے کے لئے ہی عیدگاہ تک تکبیر
کہتے رہتے۔ رابداؤد، زاد العاد

(۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

صحابہؓ جب عیدگاہ پہنچتے تو نماز عید سے قبل
کوئی رانفل وغیرہ نماز نہ پڑھتے اور نہ بعد
نفلوں کا پڑھنا منع ہے۔

(۱۱) جس کی نماز باجماعت فوت ہو جائے

وہ اکیلانماز عید نہیں پڑھ سکتا اس کے لیے
جماعت شرط بے البته اگر کوئی آدمی ہوں
تو دوسرا جماعت کر لینا واجب ہے۔

(۱۲) عید کی سماں فرمائیتے اور جب تک

زمیں پیغ جاتے تو فوراً نماز شروع فرمائیتے
زاد ان نے آمامت اور نہ الصلوٰۃ بمامعتہ

(۱۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدگاہ

پہنچنے کے عمل میں اختلاف ہے اور نہ سب
حفظیہ میں مختار یہ ہے کہ تین تکبیریں رکعت
اول میں قرات سے پہلے اور تین تکبیریں

ادکرنے سے انفل بے اسکیلے کو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس افضل شرف

کے جماعت کی سجد شریف کو حاصل ہے،

سے پہلے پڑھتے اور جب نماز سے فارغ

نجی سائل بس اور طرز نندگی پر تقدیر کرنے کے بجائے ضروری ہے کہ پہلے اسے اپنا ہم زیوال بنانے کی کوشش کریں۔ وہ ہم سے ما نوس ہو جائے تو لا محال اے سارے طور طریقے سے بھی بحث ہو جائے گی اس حقیقت کو سید شیخ نظر رکھنا چاہیے کہ ہمیں اس کے بالطف امراض کا علاج کرنا ہے اسے شرمندہ کرنا ہمیں اسی طرح ہمیں خود اپنے دل کا بھی جائز ہیتے رہنا چاہیے کہ ہمیں اس میں اپنی دینداری کا کوئی پذار تو نہیں چھاہے اگر اس کا کوئی شایب بھی موجود ہوگا تو پھر ہمارے وعظ ویسیع کے اثر با بلکل نہیں سُرگاہِ سُنّۃ و اری اجتماع کا مطلب بھی عام طور پر لیا جاتا ہے کہ خواتین کی ایک بڑی اور نمایاں تعداد اسی شرکیت پر ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اگر دو خواتین بھی مل کر تباہ لزیوال کیں اور جماعت طور پر قرآن و حدیث یا سیرت و اخلاق کی کی کتاب کا مطالعہ کر لیں تو یہ بھی اجتماع ہے اور اس لحاظ سے بڑا ہی موثر اجتماع یہ ضروری نہیں کہ باہر سے بھی کوئی مقرر آئے بلکہ خود ہی کچھ دینی کتابیں پڑھ کر سنانے یاد ہیں اور یہ فریضہ خدا کو جتنا محبوب ہے اتنا ہی محکت و احتیاط کا مستعار ہے جس طرح رمضان کا ہمیہ سارک ہے اسی طرح جمعرات اور جمعہ کے دن بھی محترم ہیں کر کے ان کا مادا کا سکتی ہیں یہ بھی بات ہیں بچوں کے دل میں بھی بخنانہ ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے ساتھیوں کے سامنے دعوت حق پیش کریں۔ اس طرح اگر وہ اپنے ساتھیوں کے خلاف کی اصلاح کو سکیں تو یہ ان کا

اجماعات میں ہر قسم کی خواتین کو شرک کرنا چاہیے خواہ وہ ایسے ہوں یا غریب تعلیم یافت ہوں یا ان پڑھاں یا اس لیے کہ ہم بہ میں جو پیز شترک ہے وہ ہے اسلام کی محبت اسی محبت کے تعلق سے ہم کام کریں۔ ہماری بات چیت کا منوع انس رسول اور جنت دوسرے خوبیاں ہی عطا خواہ وہ عربی زبان میں ہو یا اردو اور انگریزی میں ذکر آفرست جس تدریزیارہ ہو گا۔ ہمارا کام اتنا ہی انشاء اللہ سر ثہوگا۔

بجاۓ اسلام کی طرف ہو جائے تو سمجھ لیں کہ پورا ملک نوزا سلام سے سور ہو جائے گا دلول کو بد لانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن گھر کی مالکہ پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حتی الامکان اپنے گھر کی فضا کو دینی بنانے کی کوشش کرے۔ نیک مقصد کے لیے کوشش کو اللہ تعالیٰ خود کا میا بی عطا کرتے ہیں۔

ہم بہ کو خود کرنا چاہیے کہ ہمیں کوی مصلحت نہیں علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا رشتہ کس قدر

مقدار ہے جن نیک کا مول کا آپ نے ہمیں مکرم دیا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے بالکل نہ جھکیں اور جن کا مول سے بچنے کی تائید کی ہے ان سے احتراز کریں۔ یہی رسول مسٹر سعید زندگی میں کیا کہتا ہے اور کس شکل کا علاج کیا تجویز کرتا ہے تو ہمارے معافر میں بڑی خوشگواری تبدیلی آسکتی ہے۔ اگر ہماری چند بھی بھائیوں کی پابند ہو جائیں اور اپنے گھروں اور علیہ تھارف میں اسلام کا پڑھا کرنے کی سعادت لیں تو کچھ بھی عرصے میں کتنے ہی لوگ دین قی کی راہ میں روان روائیں ہوں گی کہ لوگوں نے حق کی باتیں یہیں کیے پہنچائی جائیں اور دین کا وسیع کام ملکی بھر دیں جو اگر عورتیں مردوں اور خود اپنی جنس کی زیادتوں سے نجات پانی چاہیتی ہے تو اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنی زندگی سے بر قسم کی جہالت کو دور کر لیں اور ہر حال میں وہ طرز عمل اختیار کریں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہو اور جس کی ایجادت قرآن و حدیث میں دی

طریقے دعوت

دعوت و تبلیغ کا فریضہ جس قدر اہم ہے اس کے تفاصیل بھی اسی قدر نہ اکت کے حامل ہیں اور یہ فریضہ خدا کو جتنا محبوب ہے اتنا ہی محکت و احتیاط کا مستعار ہے جس طرح رمضان کا ہمیہ سارک ہے اسی طرح جمعرات اور جمعہ کے دن بھی محترم ہیں دو نوں کا دعمنی ہونا چاہیے دین کا کام ہمیں کچھ اس انداز سے کرنا چاہیے کہ ماحول کے ہر طبقے میں دعوت حق پیش جائے ہمارے

یو خدا اور اس کے رسول نے خود تجویز فرمایا ہے انشاء اللہ آج ہمیں تو کل ہم ضرور کامیاب ہوں گے اور وہ دن بھی بیجید ہمیں جب کہ اسلام کا ساری دنیا میں ڈنکابے گا۔ ہمارا خدا یہ دنیوں ہے۔ ہمارے رسول کی تعلیمات پوریا کی پوری صاف سخنی ہیں۔ ہماری سوسائٹی غافل اور کم کوششی ضرور ہے لیکن اس کا دل اسلام کی محبت سے ہرگز غایب نہیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ ہم اس تعلیم کو پوری طرح اپنالیں۔

گی خود اللہ تعالیٰ نے ازان کے اندر پکھا اس قسم کی تضارف و اہانت مکہدی ہیں کہ وہ ہمیشہ ایک کشمکش میں بستکا رہتا ہے۔ ایک طرف اس کا دل چاہتا ہے کہ وہ ایسی راہ پر چلے جس میں آسانی اور سہولت ہو۔ دوسری طرف وہ پسند کرتا ہے کہ ہر معاملہ میں ایک مثالی طرز عمل اختیار کرے۔ خواتین یہ بھی سوچتی ہیں کہ ان کی اولاد غلط کارا در بے راہ دونب جلے۔ پہنچائی جائیں اور دین کا وسیع کام ملکی بھر دیں جو اگر عورتیں مردوں اور خود اپنی جنس کی زیادتوں سے نجات پانی چاہیتی ہے تو اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنی زندگی سے بر قسم کی جہالت کو دور کر لیں اور ہر حال میں وہ طرز عمل اختیار کریں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہو اور جس کی ایجادت قرآن و حدیث میں دی

بزرگار نامہ بولکھا اسی ملن اگر آپ اپنے
محل کی کسی نیک مانون کو بھی اپنا ہم خال
بنائیں تو یہ بھی بڑی کامیابی ہے اس راستے
کام کو چلنے کے موقع میں گئے۔ کبھی
ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ ہمارے سامنے
ملنے والے کو درکار کے ان کے دلوں کو
دین و ایمان کی روشنی کے سورکیا جائے۔
میں یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی وجہ
جلستے کی کوشش کریں اور بھرا سوجہ کو
تھی الاماکن دور کرنے کی بھی کوشش کرنا
پہلے یہ کسی کو روزی کی شکایت ہوتی
ہے کسی کو صحت کی خرابی کا لگدھہ ہوتا ہے
کسی کو خاندان میں ناجاہی کا شکوہ ہوتا
ہے تو کسی معاشرہ کی اخلاقی خرابیوں کا
پرکھتا ہے ان سب پریشاںیوں کا
داد دبب یہ ہے کہ لوگوں کا اپنے
کار ساز حقیقی تعلق ٹوٹ گیا ہے جسے
ہمیں ازسرنو چڑھانے پے اور اس کو سمجھانا
ہے کہ اصل زندگی آنحضرت کی زندگی ہے
ساری شکایات نکر آنحضرت کے پیدا
ہوتے ہی کافور ہو جاتی ہیں۔ اگر روزی
سینگھ ہے تو انسان اسی پر قافی ہو جاتا
ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ اس کا حساب کتاب
بھی انسان ہو جائے گا۔ اگر صحت کروز
ہے تو اپنے کمزور کو دیکھ کر تقویت
کا شکل کریتا ہے۔ لادائی جھکرما ہے تو
اسے سلوک اور خوب اخلاقی کے
ذریعے ختم کرنے کی جدوجہد کرتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہم علوم دین پر عبور
حاصل کریں اور عمل کا بھی التزام کریں اور
زندگی کے ہر عملے میں احکام الہی کو پیش
نظر کھیں، یہ بھی ایک ناتقابل احکام تحقیقت
ہے کہ دعوت کا نازک کام کرنے والوں پر
جب تک اسلام کا حسن و جمال پوری طرح
آشکارہ ہو اس کی غاطر کام کرنے کا جذبہ
پوری طرح اچھنہیں سنتا۔ اندرونی حدیث
یہ بہت ضروری ہے کہ دعوت حق عام نہم
کا بغور مطالعہ دعوت کے کام میں بنیادی
حیثیت رکھتا ہے گھرے مطالعے کے ساتھ
”رُبِّيْ فَزَدَنِيْ عَلَيْهِ كَوْرَدَ زَبَانَ بَنَالِيْنَا
چَاهِيْيَهُ۔ اَوْرَتَرَأَيِيْ دَسَنَتَ كَيْ تَعْلِيمَاتَ كَوْجَزَيَاتَ
سَكِيْتَ، اَبْخَادَتَيْ زَنَدَگِيْ يَيْسَى كَوْلِيْنَا چَاهِيْيَهُ۔
رَوْقَتَ اللَّهُكَيْ يَادَتَازَهَ كَرَنَا اَوْرَاسَ كَيْ مَشَّا،
بَرَّ چَلَنَيَ كَيْ كَوْشَشَ كَرَنَا جَذَبَهَ شَوَّقَ اَوْرَ
بُوشَ عَلَيْ پَيَادَكَنَے کے لیے زبردست
محرك ہے۔

عَمَوْمَاً اَنَانُوں میں ایک کمزوری جو
بُرْکَتَ پَائِی باتِ ہے وہ ضعف ارادہ ہے
کبھی اساموتا ہے کہ انسان حق کی دعوت
کرنا جلہیے اس لیے کہ دریا میں اترے
بنیز تیز نہیں آتا ہے یہ محجک کام
شرط کرنے کی صورت میں درود بجا لیجی
اگر کوئی فائز اجتماع میں برا بر حصہ یعنی
رہے اور کسی بھار کچھ پڑھو کر بھی ساقی
رہے تو اپنے کمزور کو دیکھ کر تقویت
کا شکل کریتا ہے۔ ساقی کشمکش کھانا شروع کر
کے تابل ہو جائے گی۔ دعوت و جلیغ کی
مظلوم صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنے کے

محترمہ مریم جمیلہ (امریکہ)

محترمہ مریم جمیلہ نیو یارک (امریکہ) کے ایک یہودی خاندان میں پیدا
ہوئیں۔ قبائل اسلام سے قبل ہی وہ عام امریکی یہودی خواتین کی درگز سے ہٹ کر
پاکیزہ طور و اطوار اور باقاعدہ زندگی کی حامل تھیں۔
مسلمان ہونے کے بعد وہ پاکستان آگئیں اور انہوں نے غیر معمولی قسم کی
قابل قدر علمی و دینی خدمات انجام دیں۔ اب تک ان کی ایک درجن سے
زیادہ انگریزی تصنیف منظر عام پر آچکی ہیں جو اپنی وقعت، سند اور مصادر میں
و خیالات کی گہرائی و معنویت اور وسیع اثرات کی وجہ سے دنیا بھر کے علمی
ملکوں سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں۔ ان کی تصنیف میں —

ISLAM AND MODERNISM
ISLAM IN THEORY AND PRACTICE
WESTERN CIVILISATION CONDEMNS ITSELF

دو جلدیں دغیرہ شامل ہیں ذیل کامیابوں مختارہ موصوفہ کی متعدد خود نوشت
تھیں۔ یہ دل کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔

قرآن سے میرا تعارف عجیب و غریب پہر دل میری ساعت کو لوریاں دیتے
بہت قریب ہیں مگر یہ یہودی عبادت خارج
طریقے ہوا۔ رہتے چنانچہ میری عمر تقریباً گیارہ برس
میں نسلی طی عورت کے خلاف ذبر دست
کی تھی جب ایک روز محض اتفاق سے
میں بہت چھڑی تھی جب میرے کاؤن
کو موسیقی سے غیر معمولی رفتہ ہو گئی مختلف
زہرا گلا جاتا ہے۔ ساقی ہی عیسائیوں کے
دیکھنے سے بھے بہت ماری کیا۔ میں نے
گیتوں اور کلاسیکل اور پیرا کے ریکارڈ

احساس سے بھر دیا۔ تبجہ یہ ہوا کہ میں فرمت
کے لمحوں میں بڑے اشتیاق سے عربی
موسیقی سنتی۔

جسی کہ ایک وقت آیا کہ پسند اور زندگی کا
دھنار ہی بدلتا ہے اپنے والد کے ساتھ
نیوارک کے شانی سفارت نانے میں میں گئی
اور عربی موسیقی کے بہت سے ریکارڈے آئی
انھیں میں سورہ مریم کی بے حد نیوار اور
فردوں گوش تلاوت بھی تھی جو امام کلمتوں کی
نہایت سریل آزاد میں ریکارڈ کی گئی تھی۔

دیار ہے ام کلمتوں بنیادی طور پر فارسی
اس بہخت نے گلوکارہ کا ذیل پیشے بعد
میں اختیار کیا۔ اگرچہ میں ان گیتوں کی نہم سے
بے خبر تھی مگر تزلیز بان کی آزادی اور سریل
سے بھے بے پناہ محبت ہو گئی تھی سورہ مریم
کی تلاوت تو بھے سکور کر دیتی تھی۔

عربی زبان سے اس گھرے لگاؤ پر
کا تجھ تھا کہ میں نے عربی دل کے بارے

میں کتاب میں پڑھنی شروع کیں خصوصاً عربی
اور سریلیوں کے تسلیق پر دھونڈ دھونڈ کر
کتابیں حاصل کرتی اور دیکھ کر بہت
بھرا ہوئی کہ اگرچہ عقاوی کے اخبار سے

یہودی اور عرب ایک دوسرے کے
بہت قریب ہیں مگر یہودی عبادت خارج

میں بہت چھڑی تھی جب میرے کاؤن

میں تے ریڈ یو پر عربی موسیقی منی جس
رویے نے بھے بہت ماری کیا۔ میں نے

دوسرا سب اس خالص مادی نقطہ نظر کا یہ تھا کہ توریت تلوواد اور بخیل میں عقیدہ آخرت بہت ہی بہم ہے اور تمام پیغمروں ولیوں اور نیک لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا اسی دنیا میں ملتی ہو گئی تھی آتی ہے مثال کے طور پر حضرت ایوب علیہ السلام پر آزمائش آتی ہے ان کے بیٹے انتقال کر جاتے ہیں ان کی جانزاد اور مال و تائع تباہ ہو جاتے اور روہ خود سخت تکلیف وہ مریض میں بستلا ہو جاتے ہیں تو صبر کار امن ہاتھ سے چھوڑ جاتے ہیں اور بیزاری کے عالم میں خدا سے شکوہ کرنے لگتے ہیں کہ وہ نیک لوگوں کو مصیبت میں گزتا رکر دیتا ہے یہ کہانی اس انجام پر منتج ہوتی ہے کہ بالآخر ان کا مریض بھی جاتا رہتا ہے اور بچے اور مال و تائع بھی دوبارہ مل جاتا ہے مگر آخرت کے امکانی نتائج کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا تلووڈ تریل اس امر کا پرجار کرتا ہے کہ بدترین ازندگی موت سے اپنکے امنجا درجہ کا بنا پر سیرے والین بھی عام لوگوں کی طرح زندگی کے معنی دنیاوی اور مادی رخ کے قابل تھے زندگی کا سفید خوش رہنا اور عیش کرنے ہے وہ میری سفید خوش رہنا اور عیش کرنے ہے اور با توں کے جواب میں کہا کہ خوبصورت آرام وہ مکان ہو، بنیادی سہولتیں ہوں دوستوں کا ایک ملکہ ہو اور تفریح کے

کرموت بہر حال اصل حقیقت ہے مگر مولانا فضل الرحمن کی کادش کا تبیخ مجھیں ہے یعنی یہ کہ اس سے متعلق عرس سال سے بھی زیادہ ہو جائے تاہم وہ زندگی بعد موت کے تصور کو سختی سے پیغامبر علیہ السلام جن پر برآمد راست دی نازل ہوتی تھی کی رہنمائی اور تشریع کے ایک وجہ تو یہ تھی کہ میرے والدین بغیر کلام الٰہی کو کیونکر سمجھا جاسکتا ہے اسی لیے اس امر میں کوئی شے نہیں کہ جو لوگ حدیث کو نہیں مانتے دراصل وہ قرآن کے بھی منکر ہیں۔

مشکلة کے تفصیلی مطالعے کے بعد بمحض اس حقیقت میں ذرہ برا برشہ نہ رہا کہ قرآن وحی الٰہی ہے اس بات نے اس امر کو تقویت دی کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دواعی کا وہ کامیاب تھے جس کی تلاش میں اپنی مریضے والدین اور اقرباء اپنے عبادت خانوں کوستا گاگ (TEMPLE) کے بھروس اور اطہیناں بخش جواب دیتا ہے جس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

میں سچپن میں موت کے تصور سے سخت خوفزدہ رہتی تھی، یوں بھی ہوتا کہ آدھی رات کو میں موت کے ڈر سے زور دوڑ سے چلانے لگتی، اکثر والدین سے دریافت کرتی کہ مجھے موت کی عام دہریت اس پر بھی بہر لاماطے اثر انداز ہو جکی تھی۔

کیوں تھا؟ اللہ تعالیٰ پکتمحال مرحم کو اور تنگ نظر اس کے تربے کی زبان مغلق ہے اور حاشیوں پر بلا فذرست اور سیاق گور کہ دھندرے کے سوا کچھ نہ پایا اور جو چہ ملک اخلاقی سیاسی اور اقتصادی و سبقے کٹ کر ایضاً اور معاشری اور زمینی آسان بنادیا اور سیرے سانے بھی روشنیوں کے دروازے کھول دیے، چنانچہ پہلی مرتبہ میں نے توریت کی تنگ اور جبلہ قوم پرستی کے مقابلے میں قرآن کی سہہ گیر میں الاتر ایت کا شاہدہ کیا، اذلی اور حنفی تدریل کے لیے میری بیقراری کو سکون مل گیا۔ میں نے اسلام میں ہر وہ اچھا بھی اور جس پیز پالی جزندگی اور روت کو معنی پڑھتی رہی تھی اکتفی کر دھرم اپنگی۔ اسی عرصے میں تھت نے یادی کر اسلام تاریخی اخبار سے اس کے بہت تریب ہج تو نظری طور پر اسلام اور عربوں کے بارے میں جانے کا اشتیاق پیدا ہوا اور عربی زبان کی محبت نے اس اشتیاق کو دوچند کر دیا۔ ۱۹۵۲ء کے موسم گرامیں میں سخت بیمار ہرگئی، میں صاحب فراش تھی، جب میں نے شام سیریا والد فرنے پلک لائی بیری کی جلتے ہوئے مجھے دریافت کیا کہ میں کوئی کتاب تو نہیں منگانا چاہتی، میں نے قرآن کا ایک سخن کی فرمادی کے ساتھ ہبھائی دیباچے کے جس کی طفیل عربی نیا بھر میں کامیاب و باراد ہوا۔

میری علات کا سلسلہ رسول پر محیط رہا حتیٰ کہ ۱۹۵۹ء میں مکمل صحت یا بہر ہو کر مسلمان اسے سمجھتے ہیں انگریزی زبان میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے اور جو شخص قرآن پر لقین نہیں رکھتا اس کے ترجیح میں یا راک کے شعبہ ثریات (اور نیل ڈوڑی) میں گزارنا شرع کیا، میں پر مجھے کافی ادا نہیں کو سکتا، دنیا کا کوئی ترجیح سے عربی قرآن کی جگہ نہیں لے سکتا وغیرہ۔ میں فوراً سمجھ گئی کہ بارج میل کا ترجیح ناگوار، عیسائی عالم اور مبلغ تھا مگر سخت متعصب

مختصرہ کہ میں اس وقت طبی نقطعہ انفلے
لا علاج ہو چکی تھی۔ مگر کچھ بھی عرصے کے بعد
میں بمحض انہ طور پر شفایا ب ہونے لگی۔ میری
شفایا بی کو طبی علاج معالجے کا مرہن منت
قرار نہیں دیا جاسکتا، نہ میری قوت ارادی
بہت زیادہ طلاقت و رہو گئی تھی۔ میری محنت یا
ہونا صرف ادر صرف اللہ تعالیٰ کے
کرم کا نتیجہ تھا۔

جب میں نے اپنے والدین کو اس بات پر
آمادہ کیا کہ وہ مجھے اسپتال سے داپس
لے جانے کا بند و بست کریں اور اس کے بعد
یہ گھر آگئا تو میں نے تھیہ کر لیا کہ اب سلام
کے انڑات علاً اپنی زندگی پر غالب کر دیں گے۔
ابتداء میں نے اپنے طور پر نیو یارک کے

اسلامی مرکز میں مسلمانوں کے ملاقات اور
بساد رہ خیالات کی راہیں پیدا کیں اور بڑی
خوشی ہوئی کہ جن لوگوں سے میرا رابطہ
تمام ہوا دہ بہترین لوگ تھے اسلامی مرکز
کی سجدہ میں میلے مسلمانوں کو نماز ادا کر
ہوتے دیکھا اور اس شاہد سنے میرا
اس یقین کو سختہ کر دیا کہ صرف اسلام ہے
مکمل آسمانی مذہب سے باقی مذاہب
میں سچائی کے معنی منتشر اڑا دیوبندی

اب میں اس حتمی نتیجے پر پہنچ گئی انتہی کار سلا
بھر صورت دین چاہے اور اسلام ہی یا
دور حاضر کی سہنہ بھی برائیوں کا مقابلہ کرنے
اور ان پر غالب آنے کی ملاحت موجود ہے

کتاب کل ہو جو مثال تھے۔
پھر بھی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن بھر
کی مصروفیات کی تفصیل نے مجھے بہت متاثر
کیا۔ وہ دن کا ایک لمبھے ضائع نہ کرتے اور
سارا وقت اللہ اور اس کی مخلوق کے لیے
وقت رکھتے۔ ان کا اپنی بیویوں سے
سلوک نہایت منصفانہ اور مثالی سمجھا
انصاف اور عدل اور القوی کا یہ عالم تھا
کہ ان کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جائز ضرورت کے
تحت ایک علام کے لیے درخواست کی
تو اسے آقوی کی تلقین کی اور اپنے کنبے پر
دیگر مسلمانوں کی ضرورتوں کو ترجیح دی۔
پسغیر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے

زندگی کا مقصد عیش پسندی نہیں بلکہ کامیابی۔
وارد یا چنانچہ آپ کی تعلیم کے مطابق
و شخص آختر کی کامیابی کے لیے بالاراد
اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اسے اس
جذباتی سکون کے نتیجے میں خوشی اور سرت
خود بخود مواصل ہو جاتی ہے جو سزا رہا
یش کے بعد بھی نہیں ملتی اس کا یہ مطلب
نہیں کہ آپ دنیا وہی زندگی سے بے نیاز
تھے وہ روزمرہ زندگی کی ضروریات کا
خاص الحافظ کرتے تھے، شگفتہ مزاج اور
توش بیان تھے، بچوں کے ساتھ کھیل بھی
لیتے تھے مگر اصل توجہ کے قابل انہوں نے
آختر کی زندگی ہی کو سمجھا اور رہا دی روحانی

میں اس کا کوئی صدھر لے تب بھی آخرت میں
اس کا انعام یقینی ہے۔ اس کے مقابلے
میں قرآن نے بتا یا کہ جو لوگ کسی اخلاقی
نابطے کے بغیر زندگی گزارتے ہیں اور
خدا کی خوشی کو پیش نظر نہیں رکھتے
دنیادی زندگی میں فواہ وہ کتنے ہی کامیاب
ہوں مگر آخرت میں صریح خسارے ہیں
رہیں گے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہمیں
ہر دہ نفعوں اور بے فائدہ کام ترک کر دینا
چاہیئے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے
رواستے میں رکاوٹ بنتا ہو۔

قرآن کی ان تعلیمات کو میرے سامنے
مزید واضح اور روشن حدیث اور رسول پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسر نے
کیا جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ منے ایک

اسکول کی تعلیم کے دران میرے پسندیدہ
موضع تاریخ اور سائینس رہے، اور
دولوں میں میں نے فاصا عبور حاصل کیا
بلوغت کے زمانے میں میری ہم جماعت اڑکیوں
کے پسندیدہ مشاغل نیشن ایبل لباس،
بناؤ سنگھار، محلہ طرقیں، پاریاں یا ہم عمر
دوسٹ لڑکوں سے تنہائیوں میں ملا تاتیں
نہیں۔ مگر میں نے ان حالات میں اپنے اور پر
جہر کے اپنی حفاظت کی ثراب یا سگریٹ
پینے سے انکار کیا۔ ممکن حد تک سادہ
لباس پہنا۔ اس کا صنف مخالف کر لیے میرے
اندر کشش یا باز بیت کم کے کم تر ہے جائے
اپنے آپ کو یہ دیے رکھا۔ پہچٹا کتابوں
اور مختلف قسم کے گھرے نکری مشاغل
سے میری دلچسپیاں ڈرستی گیں۔

بات کے خلاف بڑا شدید ہوتا تھا وہ احتفاظ
اور سطحی ہو، غیر واقعی اور غیر شائستہ ہو یا تعصع
پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے ریڈ یونیلی دیز
اور سینما سے کوئی رغبت نہ تھی مگر بڑی لذت پر جھر
آرٹ، موسيقی اور رقص و سرود مجھے کبھی
نہیں بھاگے میں دولت کی نمائش کو اور
عیش و عشرت کی زندگی کو ہمیشہ حقارت کی
نظر سے دیکھتی رہی۔ میرے دل میں یہ تاز
رفته رفتہ بڑا طاقتور ہر چکا تھا کہ سائنس
اور ڈیناوجی کر انسانی زندگی میں ادایت
اور برتری حاصل ہونیں ہے بلکہ دونوں کے
ذانڈے غیر انسانی سرحدوں سے ملتے ہیں

آج ہمارے معاشرے میں بے شمار

خوبی کو فایدہ کرنے والے خالق حقیقی کو
بھول جانے کا تبیح ہیں جب تک لوگوں
میں پچا خوف خدا اور روز جزا کے حساب
کا صارف بیدار نہیں ہو گا زندگی کی کوئی کلاریضی
نہیں ہو سکتی۔ ہمارے پیش نظر اصل ہم
یہی یہ نیچے چاہئے۔

جمیعیت میں

دل کی محرومیوں میں اتر جانے والا
محاسن کی قذیت میں ایک بی انہیں



طہور اسویں

ناگاریہ جلکشن بلاس ریڈ بیبی ۵
فون: ۰۳۱۸/۸۲۴۴۳

افلاطون، ننان خطابیں
ڈالی فروٹ بریف، الخیری
اخنوٹ بریف، ملائی بری
ملائی میتو، پائیں ایں جلو
دوہی جلو، بادامی جلو
گلاب جامن نیز قسم قسم
لدو اور عنان قسم کی مددیں

جہاں کی مٹھائیاں ہر دل غنیمیں

یک گونہ پخت گیا۔

جب میں کراچی پینچ گئی تو وہی مولانا
مودودی کے معتقدین اور احباب نے مجھے

باتھوں ہاتھ لیا اور بے مد خاطردار اس

کی چند روز بعد بذریعہ میارہ کراچی سے
لا پورا گئی اور مولانا مختار کے گھر قیام کیا۔

میں مولانا کی بھیوں کی سرم عمر تھی اس لیے مجھے
اس گھر میں کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوئی۔

کچھ عصر کے بعد سیر انکاج جماعت اسلامی
کے ایک سرگرم اور خلص رکن محمد یوسف خاں

سے ہرگی خاں صاحب پہلے شادی خرید

اور عیال دار تھے مگر میں نے اس رشتے
کو بخوبی قبول کر لیا کہ جالمیت کے ہر شعار

کی فنی اور بھی صلحی اور علیہ دلم کا ہرست

یونانی مال بردار بھری جہاں میں کراچی تک
کی پیروی میرا مقصد ہیات ہے۔ بعد اللہ

کا سفر کیا منزل مقصود تک پہنچنے کا یہی
تعالیٰ میں اپنے نے گھر میں مست و سکون

کی زندگی گزار رہی ہوں اور آج تک کسی
اچھی یا پریشانی کا شکار نہیں ہوئی۔

تیار ہے اگر آپ اور آپ کے

والدین مجھ پر اعتماد کریں تو انشا اللہ

آپ کے اس اعتماد کو کبھی دھپکا نہیں

لے گے گا؟

میں نے مولانا کو حسب میل جواب دیا۔

”یہ خدا کا کرم ہے کہ آپ میری

دست گیر یا فراز ہے میں خدا کا

شکر ہے اب میں تھا جلد جسد

کرنے پر مجبور نہیں ہوں میں آپ

کی پیش کش قبول کر لی ہوں اور تمہل

سے آپ کی شکر گزار پولہ اللہ

آپ کو بڑاے خیر عطا کرے۔“

اس کے بعد میں نے نیو یار کے ایک

یونانی مال بردار بھری جہاں میں کراچی تک
کا سفر کیا منزل مقصود تک پہنچنے کا یہی

کم خرچ ممکن ذریعہ ہے سکتا تھا یہ سفر تقریباً
چھ ہفتے تک باری دہ جہاں کے سافر

اور عملہ کے لوگ چونکہ اخلاقی اور رومانی

طور پر انتہائی پست لوگ تھے اس لیے

سفر کے دوران مجھے زندگی کے بعض لمحے زیں

تجربات سے گزرنا پڑا۔ پورٹ سودان

میں تو مجھے اس تدریخ طریقہ محسوس ہوا کہ اپنے

تحفظ کی خاطر پولیس کی بگاری کی درخواست

ان لوگوں کو بجرا درہ مہنا چلیئے چو اصلاح

کرنی پڑی۔ بہرحال اسکندریہ پورٹ سودان

اور جدہ میں سیئے ساتھ مسلمان بھائیوں

معاشرہ کی کوشش کے لیے اپنے ہیں اور

حق کے کارکنوں کو ضعف ارادہ کر نقصانات

نے جو سن سلک کیا وہ باعث صدرست

و اطمینان تھا اس سے میری کو درت کا غبار

کے بچنے کی بھروسہ کو کوشش کرنا پا یئے۔

ایقہ: دعوت حق

شکل میں ظاہر ہونے لگتا ہے بھر آدمی اپنی

غلطی پر پردہ ڈالنے کے لیے دوسروں پر

الاذام تراشی کرنے لگتا ہے۔ اس خطہ سے

تحفظ کی خاطر پولیس کی بگاری کی درخواست

کرنی پڑی۔ بہرحال اسکندریہ پورٹ سودان

اور جدہ میں سیئے ساتھ مسلمان بھائیوں

کے بچنے کی بھروسہ کو کوشش کرنا پا یئے۔

کے پیش نظر ہے دل تو آپ کی

برخوبی کو فایدہ کی تصور کیا جائے گا۔“

ای مکتب میں مولانا مختار نے تحریر فرمایا۔

”اگر آپ پاکستان جماں میں تو یہاں

آپ اپنے آپ کو بہتے ہم خیال

لوگوں کے دریان محسوس کریں گی

علاوه اذیں یہاں لا ہوں میں بعضی مالح

نوجوان مسلمان بھی مل سکتے ہیں جنہیں

آپ دائمی رفیقی حیات بنا سکتی ہیں

آپ یقیناً کسی مغرب زدہ اعدال

پسندے سے شادی کرنا پسند نہیں

کریں گی بلکہ آپ کو حقیقی سرت کی

مسلمان نوجوان کو نیقا حیات بنانے

ہے مالک ہو گی۔ میں اسید

کروں گا کہ آپ اپنے والدین پر

یہ واضح کر دیں گی کہ کیروں آپ کے

یہ امر یکہ میں مزید قیام ناممکن ہو گیا

ہے اور یہ بات بھی کہ آپ کی بھلائی

اور فلاخ کا تقاضا یہ ہے کہ آپ

پاکستان میں متقل مکونت اختیار

مودودی بھی شامل تھے اسfor نے ہیرے ایک خط کے جواب میں لکھا۔

”آپ کی ذہنی پریشانیوں اور صفات کی رگزشت میں میرے

یہ کوئی غیر موقع بات نہیں اگر

کوئی فرد اپنے اردوگر کے معاشرتی

ماہول سے سلسلہ نکالتا ہو اگر رہا

ہو اور اسے کہیں سے عمولی سی

ہمدردی اور حوصلہ افزائی مسرنہ

آکے رہیے حالات میں اس

آدمی کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت

اعمال کا برقرار رہنا غیر عمومی ہا اور

غیر فطری بات ہو گی۔ آپ کے جھانات

آپ کا ذوق آپ کے نظریات تصویرات

اور آپ کی عادات والطوار ساری

پیزیں آپ کی سوسائٹی سے متعادم

ہیں جن حالات نے آپ کو ماہر فیضات

یا شفا خانہ اور امنی داماغی تک پہنچایا

وہ آپ کے اندر کسی نقیضاتی

خلل کا تبیح نہیں بلکہ آپ اور آپ

کے مالکے دریان جو واضح عدم

مطابقت اور متعادم موجود ملا آرہا

چنانچہ میں نے جو نظریات اپنے

تحفہ اور اپنے افہام کے مطابق اپنے

کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ یہ مذاہن ایک

جنوبی افریقہ، ترکی، سوریہ، لینڈ سیلوں، بھارت

اور پاکستان کے مختلف انگریزی بولوں میں

شائع ہوئے۔ سماں موضع اور رکزی نیجاءں

ان نام نہاد جدید اصطلاحات کو بے نقاب

کرنے کی کوشش کی جو مقصود اسلام کی

بنیادوں کو متزلزل کرنا ہے ان مذاہن

میں میں نے یہ ثابت کیا کہ مغرب کی جدید

اسلام سے متعادم ہے اور ان دونوں میں

کسی مہر طے پر معاہدت نہیں ہو سکتی۔ میں محمد

اسکی ایک اور کتاب اسلام ایٹ وی

کراس روڈز سے سہیت زیادہ ستار تھی

سیر اخیال ہے یہ کتاب اپنے موضع پر

شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔

بہرحال میں مذاہن محمد اسماں

کی کتاب سے نسبتاً زیادہ براہ راست قسم

کے تھے اور ان میں میں نے اصل مسلک پر ذرا

تفصیل سے بحث کی تھی۔ میں مذاہن کی

پھرے کا پردہ ضروری ہے

کوہا کری یہ چادر کس طرح یا کس قدر لٹکائی جائے کہ شریعت کی صفائی پوری ہو جائے۔
حضرت اسماء بن سیف ابی بکرؓ نے کہا
ہے:

ترجمہ: ہم اپنے چہروں کو مردود سے
ڈھانپ لیتی تھیں۔

دمسترد حاکم ج (ص ۲۵۳)
جس طرح عام عورتیں پردہ کرتی تھیں،
اسی طرح امہات المؤمنین بھی پردہ کیا کرتی
کرتی ہیں کہ جب میں غزہ تبوک سے ولپی
مذکورہ ساری بحث پر عورت کیں تو
پر قافلے سے پچھے رہ گئی اور قافلے والی
جگہ پر انتظار کرنے لگی اور صفویان بنے
المعطل آیا تو اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ اس
نے مجھے حکم حجاب سے پہلے دیکھا تھا لیکن
میں نے اسے دیکھتے ہی اپنے چہرے کو

چھپا لیا۔

حدیث میں الفاظ اس طرح ہیں

فخریت وجہی عنہ بجلبابی
د. بخاری شریعت۔ کتاب المعازی
باب فی حدیث الانک۔ مسلم شریف
کتاب التوبہ۔ باب فی حدیث الانک)

ترجمہ یہ ہے کہ "میں نے اس سے اپنے

چہرے کو اپنا چادر کے ذریعے ڈھانپ لیا"

یہ حکم صرف امہات المؤمنین کے لیے

خاص نہ تھا بلکہ تمام مسلمان عورتوں کے لیے

ہے۔ تمام مسلمان عورتوں کو حکم دیا جائے ہے۔

قرآن و حدیث کے عین مطابعے
کسی عورت کے ستر کو دیکھے۔
کام باب حريم النظر
اویہ بات دہن میں رہے کو عورت کا
پورا جسم تر میں داخل ہے سو اے چہرے
اد رہا تھا کے۔ لہذا ایک مسلمان عورت کو
اپنے گھر میں رہتے ہوئے بھی اپنے ستر
کا خیال رکھنا چاہیے اور خاص طور پر جب
گھرستے باہر نکلے تو اسے اپنا پورا جسم ڈھانپ
لینا چاہیے۔
ایک دوسرا جگہ ارشاد مبارک ہے:

ترجمہ: تم کو ایمازت ملی ہے کہ تم اپنی مزدود
کی غاطر نکل سکتی ہو۔

(بخاری کتاب نمونہ)

مندرج بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ

عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے باہر وہ من

کی شدید مزدودت کی غاطر ہی نکل سکتی ہے۔

گھر کے اندر بھی اس کو اپنے ستر کو چھپا کر رکھنا

چاہیے جیسا کہ رسول اللہ مسلمی اشاعر والہ

وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: نہ کوئی مرد کسی امر کے ستر کو بچے

کا استعمال ہو سکتا ہے اور اسی طرح برقعہ
یا کسی بھی نقاب والی چیز کا استعمال بھی صحیح
ہے۔ نقاب کا استعمال خود نبی کیم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھا۔
ایک نقاب پوش عورت کا واقع بھی
حدیث کی کتابوں میں ان الفاظ میں موجود
ہے:

ترجمہ: "ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ان
کو امام خلیفہ تحریج کا علم انہی کے ہاتھ میں تھا،
قاصی ابو بکر فقیہہ جور و ایت داجتمہاد و لوڑ
ہوئے تھیں۔"

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فتنۃ الاربیم)
مذکورہ ساری بحث پر عورت کیں تو
علوم ہو گا کہ ایک مسلمان عورت کو اپنے
گھر کی حدود میں اپنے ستر (چہرے) اور
علیہ وسلم نے ان کو بخزان کا حاکم مقرر کیا تھا،
ہاتھوں کے علاوہ (سارا جسم) ڈھانپ کر رکنا
چاہیے۔ اگر گھر سے باہر نکلے تو اپنے پردے
کا بھی مکمل خیال کرے۔ جس طرح امہات
المؤمنین اپنے چہرے کا بھی پردہ کیا کرتی
تھیں اور دیگر مسلمان عورتیں بھی چہرے کے

پردے کا خاص استہمام کیا کرتی تھیں۔
اسی طرح آج بھی ہر مسلمان عورت کو
دی تھی، اس کو ابوداؤد، نسائی، ابن جبان
دارمی اور دیگر محدثین نے بھی نقل کیا ہے،
روایان حدیث کے زمرہ میں ان

کوئی بیرونی استعمال کی جاسکتی ہے۔
اس تردد العزت تمام مسلمان عورتوں

کو پردے کا اہتمام اور چہرے کے پردے
کی بیوی اور بیٹی کے علاوہ یوئے ایو بکر،
اور لضریب عبد اللہ سلی اور زیاد بن نعیم

کی خاص اہتمام کی توفیق عطا فرمائے۔ امہات
المؤمنین اور صحابیات کے نقش قدم پر چلتا
ہے۔ نقاب کا استعمال خود نبی کیم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھا۔
آئین یا اللہ العالمین۔

لبقہ: حضرت عمرو بن حزم

۲۷ ص ہم رہے میں شکر شام سے مقابلہ میا
اد راسی میں شہادت حاصل کی، اس موقع
پر قبیلہ تحریج کا علم انہی کے ہاتھ میں تھا،
قاصی ابو بکر فقیہہ جور و ایت داجتمہاد و لوڑ
کے ماں تھے انہی کے بیٹے ہیں،
فضل و کمال [علیٰ قابلیت، اصابت رائے،
وقت فیصلہ، احکام شریعت پر عبور کا اندانہ
اس سے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کو بخزان کا حاکم مقرر کیا تھا،
۲۰ سال کی عمر میں حکومت کے ایک عمدہ
جلیلہ کی انجام دی اور پھر قرآن و فرقہ کی تعلیم
ان کی غیر معقولی تایلیت کا مین ثبوت ہے،
احادیث بنوی بھی ان سے روایت
کی گئی ہیں جن میں وہ کتاب بھی ہے جو
آئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھوکھ
دی تھی، اس کو ابوداؤد، نسائی، ابن جبان
دارمی اور دیگر محدثین نے بھی نقل کیا ہے،
روایان حدیث کے زمرہ میں ان

کی بیوی اور بیٹی کے علاوہ یوئے ایو بکر،
اس تردد العزت تمام مسلمان عورتوں

کو پردے کا اہتمام اور چہرے کے پردے
کی بیوی اور بیٹی کے علاوہ یوئے ایو بکر،
اور لضریب عبد اللہ سلی اور زیاد بن نعیم

حضری بھی داخل ہیں،
اخلاق حضرت عمرؓ کے معدن اخلاق
میں حق گولی سب سے متباہ ہے،
حضرت عمر بن یاسرؓ کے متعلق حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کو باغی
گوہ قتل کرے گا، اس بناء پر جب جنگ
سفین میں وہ جناب امیر علیہ السلام کی طرف
سے شہید ہوئے تو انہوں نے حضرت امیر
معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کوی حدیث
یاد دلائی،

ایک مرتبہ امیر معاویہؓ کے پاس گئے
تو کہا کہ یہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے تباہ کرے کرایا تھا اسے رہا تھا کہ
متعلق قیامت میں سوال ہو گا،
امیر معاویہؓ نے جب یہیں کی خلافت
کے تمام ملک سے بیعت لی تو انہوں نے
امیر معاویہؓ سے نہایت سخت گفتگو کی،
امیر معاویہؓ سے نہایت سخت گفتگو کی،
۰۰

گذارش

خط و کتابت اور سین آرڈر کرنے والے
کوں (بینا نام سلب) پر خریداری نہ کر سکتا
ہے۔ ملک نام و پتہ خروجیں خریداری نہ
ہے۔ ہر کوئی سلب پر کھارہ تباہ ہے اگر آپ
جید خریداریں تو اس کی عزاداری نہیں آسانی
کریں اس سے ذریعہ کاروباری میں سیخ
اد و طلبی ہوئی ہے۔

۲۸ اپریل ۱۹۹۵ء

۲۸ اپریل ۱۹۹۵ء

卷之二

رجاؤں تو کیا میرے سب گناہ معاف
ہو جائیں گے فرمایا مل مگر قرض نہ معاف
سے گلا۔

دل آزاری بہت بڑا کناہ ہے اور یہ
کناہ انھیں سے بہت ہوتا ہے جو دل
کے سخت اور مزان کے تیز ہوتے ہیں
اور یکھئے کہ دل آزاری بدترین چیز ہے
سے دل پر ایسا گھاؤ لگتا ہے جو کبھی
نہ مل نہیں سوتا مثل شہر ہے کہ تلوار کا

حضرود صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی
بے اس پر لازم ہے کہ کسی مسلمان پر
ظلم نہ کرے اور اگر کوئی کسی پر نظم
کرے تو مظلوم کا ساتھ دے اس کو
کیلانہ چھوڑے اور سکن ہو تو اس کی
کی غیبت کی اس ناپنے مردہ بھائی کا
گھر شت کھایا۔

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے
دن بعض بندوں کو اپنے اعمال نامے میں
نیکیاں ایسی ملیں گی جو انھوں نے ہمیں
کیں تو وہ حیران سرکر اللہ تعالیٰ کے
سوال کریں گے کہ یا اللہ یہ نیکیاں ترمذ نے

زخم چلا جاتا ہے لیکن زبان کا زخم ہمیں
جاتا ہمیشہ اس کی چوت دکھا کرتی ہے
ایک شعر ہے
 بت گری اور بت فردشی اکے آک ٹرھ کر گناہ
 خلق آزاری بھی لیکن بدے پئے بد تر گناہ
 حدیث شریف میں ہے کہ اللہ نبی کرنے
 والا ہے زمی کو پسند فرماتا ہے اور نبی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ
کرام سے فرمایا اگر تم نہ بان کی حفاظت
کر دیں یعنی بری باتوں کے سخت کلامی سے
رد کو تو میں تھارے لے جنت کی ضمانت
کروں۔

غلام نے تھاری غیبت کی تھی۔ انہی کی
نیکیاں تم کو ملی ہیں۔ کتنے انسوں کی
بات ہے کہ یہ غیبیں کرتے ہیں اور اتنا
ہیں سوچتے کہ اس کا بخمام کیا ہو گا؟
قرآن کے متعلق حضرت کارث ارادے ہے

رکھو، حد نہ کرو، غیبیں نہ کرو، اللہ
کے بندوں بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی
مسلمان کے لئے جائز نہیں کرو وہ اپنے
مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ
بول چال بند رکھے اور مسلمان کامال

اس کی جان اور اس کی آبر و مسلمان پر کہ قرض کبھی معاف نہ ہو گا جب تک وہ معاف نہ کرے جس سے قرض لیا گیا ہے۔

ایک صحابی نے حضور سے عرض کیا کہ غبتوں کے متعلق حضور کا ارشاد ہے یا رسول اللہ اگر میں اندکی راہ میں شہید ہوں تو میں بھائی یا بھین کے جس نے اپنے مسلمان بھائی یا بھین کی صحابی نے حضور سے عرض کیا کہ غرام ہے۔ فلاں عورت بہت نمازیں پڑھتی ہے کثرت

بدز بانی کی وجہ سے پڑو سیوں کو بہت تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا، وہ دوزخ میں جائے گی۔ پھر ان ہی صحابیٰ نے دوسری عورت کے متعلق عرض کیا کہ وہ نماز روزہ خیرات تو صفر فرض ہی کے ادا کرتی ہے لیکن پڑو سیوں کو اپنی زبان مل کر کیمپ میں پہنچاتی۔ آپ نے اس حدیث کے لئے کامیابی کی۔

رحمت اللهم امين

وہ اٹھا خاک بطنی سے سعادت کا ایں ہو کر
علم بردار حق ہو کر سچے سالار دیں ہو کر
عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت
وہ آیا سیکن آیا رحمت اللعـا میں ہو کر
خدا نے اس کو اپنے حسن کے سانچہ میں ڈھالا ہے
چھٹا ہے اس کا پر تو نور صبح اور لیں ہو کر
خدا پر تھا یقین پہلے ہی لیکن اس کا حال ہے
کہ آنکھوں میں یقین پھرنے لگا عین یقین ہو کر
اسی کا بے حساب حسان تھا ہم پر کہ صد یوں تک
رہا ہندوستان اسلام کے زیر گئیں ہو کر
ذہن کلی کوئی بات اس کی زبان سے تادم آخسر
ذہن کلی ہو جو زیب نطق جبر سلیٰ ایں ہو کر
خدا کی شان ہے رونق ہے موجودات عالم کی
وہ ب نیوں کے بعد آیا مگر کیا کیا نہیں ہو کر
میر ک پروردہ اس کی شرم کے ہیں بگز میر
وہ شرم آئی جو عقبی میں شفیع المذنبی ہو کر

اطکیوں کی تعلیم بھی ضروری ہے

اسلام نے عورتوں کی تعلیم پر کوئی

بِابِنَدَى سَعَادَةِ نَهْرِينَ كَ

مسلم معاشرہ میں لوگ عمر مالز کیوں عورت انسان کا نصف حصہ ہے، لہذا
کی تعلیم کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے بلکہ ان
کی تعلیم کو خطرناک تصور کرتے ہیں۔ انھیں
جامل اور ناخواندہ رکھنا فروری سمجھتے ہیں۔
اکثر دشتر دیکھا گیا ہے کہ لڑکیوں کو اسکول

بے علمی کے نقصانات

تو جو طعا چکنی کرنا ہے اور بس بڑھ لکھ کر خیں
کیا کننا ہرگز کا؟ تو صاف نظر ہر بے کراس قسم
کے خیالات انتہائی تنگ نظری اور تاریک
خیالی پر بننی ہیں اور کیوں کی تعلیم سمجھی اتنی ہی
 ضروری ہے جتنی کہ لاکوں کی ہاں اس معلمے
 میں اڑکیوں کے لیے ایک مددگر کی جا سکتی
 ہے حقیقت یہ ہے کہ تعلیم یہی سے انسان
 میں اچھے اور بُرے کی پہچان ہوتی ہے اور
 علم یہی کے ذریعے ایک انسان میں ذمہ داری
 کا اساس پیدا ہوتا ہے۔ خواہ وہ مرد ہو
 یا عورت ایک اچھا انسان اور ایک اچھا
 شہری نہ کے لیے جو عالم بہت ضروری ہے۔

آج بخارے درمیان جو معاشرتی
 خرابیاں پائی جا رہی ہیں ان کی سبب بڑی
 وجہ عمر تول کی تعلیمی میداںی میں پسندگی ہے
 اور خاص کر دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے
 خور تول کے ذمہ دار سے اپنی ذمہ داری
 اور خصوصاً خوف خدا، آخرت کے حسات
 تقریباً محروم ہرچکے میں اور وہ دنیوی زندگی
 یادوں کے عیش ہی کو سب کچھ تصور کرتے
 ہوئے اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو
 چکی ہیں۔ علم انسان کا رہر بے جو قدم قدم
 پر اس کی مسیح رہنمائی کرتے ہوئے اے
 خلط راستوں پر چلنے سے روکتا ہے جبکہ

بچے کا اولین مدرسہ

ہمیں رو سکتا گے کہ یا کہ ماں کی اخلاقیات اے
درائستاً ملتحی ہیں۔ چنانچہ واقعیت دیکھا جائے
تو صاف نظر آئے گا کہ اس مسئلے میں پہنچے
اپنے والدین اور خانم کراپنی ماں کی نقل ہوتے
ہیں۔ اس لحاظ سے سبھی اڑکیوں کی تعلیم و تربیت
بہت ضروری ہے کیونکہ آج کل اڑکیاں کھلی
کی مائیں ہوں گی۔

حصول علم عورت پر بھی فرض

دینی و شرعی نقطہ نظر سے دیکھئے تو پتہ
چلے گا کہ اسلام میں علم حاصل کرنا ہر مسلمان
پر فرض قرار دیا گیا ہے اور حصول علم جس طرح
مرد کے لیے ضروری ہے اسی طرح وہ عورت
کے لیے بھی ضروری ہے اور خاص کر دینی علم
سے حصول کیونکہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ
جس طرح ایک مرد پر فرض ہے اسی طرح وہ
عورت پر بھی فرض ہے۔ اس اعتبار سے قرآن
کی تعلیم اور دیگر ضروری دینی مسائل کا علم
حاصل کرنا عورتوں کے لیے بھی لازم ہے۔
نیز اسی طرح عورتوں کے لیے پاکی و طہارت
کے کچھ مخصوص مسائل میں جن سے راتفیت
بہت ضروری ہے ورنہ ان کی نمازیں اور
روزے باطل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک
عورت کے لیے حج اور زکوٰۃ کے مسائل
کا علم بھی ضروری ہے یعنی اگر کوئی عورت
مالدار ہو تو وہ اپنی زکوٰۃ کس طرح ادا کرے گی
اور حج کس طرح کرے گی! اور ان کے کیا کیا

سالم دریافت کرتے تھے اور حدیث
نبوی کا ایک بہت بڑا حصہ آپ ہی سے مردی
ہے جن کی تعداد بزرگ دل سے حضرت عائشہ رضی
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
بعد کافی مدت تک حیات رہیں اور آپ کا
مجھرہ آپ کی زندگی بھرا کی مدرسے کی
حیثیت رکھتا تھا۔ یہی حال دیگر از داعی
معلمات کا بھی تھا۔

قرآن کا ایک حکم

قرآن مجید میں مذکور ہے اے ایمان
والا وہ آپ کو اور اپنے گھر والوں کو
درزخ کی آگ سے بچاؤ (سخریم - ۶)
گھر والوں سے مراد ہوئی بچے ہیں اور انھیں
درزخ کی آگ سے بچلنے کا مطلب یہ ہے
سر انھیں اچھی تعلیم اور رہبیت دو اور فاعل
کر انھیں یہ بتاؤ کہ خدا نے کیا کیا چیزیں
حلال اور سما کیا ہیزیں حرام کی ہیں اور ایک
سلمان کو دنیا میں کس طرح رہنا اور کیا
کیا کرنا ہے ظاہر ہے کہ اس بارے
یہ رواکوں اور رواکیوں میں کوئی تینز نہیں
کی جا سکتی۔ کیونکہ درزخ کی آگ سے بچانا
سلام کے لیے منزور ہی ہے۔

قرآن ہر دور کے لئے رہنما

موجودہ دریں مسلمان قرآن اور حدیث
کی تسلیم سے جو تنا نعلیٰ بر ت رہے گیا وہ

معاشرہ بھی محفوظ کھائی نہیں دیتا اسی لئے
مٹکتی ہے؟

عورت پر اسلام کا احسان

اس اعتبار سے عورت آج بھا بستور
مرد کی غلام نظر آدھی ہے۔ صرف قدریں بدل
گئی ہیں اور اس کی یہ غلامی اس وقت تک
باتی رہے گی جب تک کہ وہ اپنا کھو ریا
ہوا رفاقت اور رحمت نفس دربارہ ماحصلہ
کر لے اور عورت کو رفاقت اور رحمت نفس
صحیح معنی میں دین اسلام نے عطا کیا ہے
جس نے اسے باندھ یا تابل خرید فروخت
جنہیں بلکہ گھر کی ملکہ قرار دے کر اس
کا اعزاز بڑھایا۔ اور مال بہن بیوی اور بیٹی
کی حیثیت سے اسے جلد حقوق دیے رہے
حقوق جو موجودہ آزادی خال دنیا نے بھی
اے اب تک عطا کرنے میں کرتا ہی کہے۔
اسلام کی نظر میں ایک نیک سیرت عورت دنیا
کی بے زیادہ تینی اور گراں مایشے
ہے جسے پالنے والے کو خوش نصیب نہیں
قرا دیا گیا ہے اس طرح ہر عورت کو یہ
سیرت بننے کی رغبہ دی گئی ہے کیونکہ
ایک صحیح عورت جس کھر میں بھا جائے گی
اے بنت کا نونہ بنادے گی۔

عورت عورت کی دشمن کیوں؟

وائقہ یہ ہے کہ مرد کو دھارنے والے
بچاؤ نے میں عورت کا محبت بڑا ہاتھ

کے ذریعہ ظاہر ہے وائی نخش کاری اور
عربانیت نے اس سلسلہ کوارڈزی زیادہ سنگین
بنادیا ہے اور اصلاح کاروں کے لیے
خکلات پیدا کر دی ہی تھوڑے سے
مادی مفاد کے لیے آج کی عورت زیادہ
سے زیادہ نگی اور مددوں کے اشاروں
پہنچا چیز بارہ ہے ظاہر ہے کہ آزادی
نسوان نہیں بلکہ چند بولوں کا کھیل ہے
جو عورت کو بزرگ باع دکھا کر کردا کرے ہے جی
اور اسے ادارہ گردی پر بھوکر کے بنے
بنائے گھروں کو آگ لگا رہے ہیں۔

عورت آج بھی غلام ہے

اس اعتبار سے عورت آج بھا مرد
کی غلام بلکہ اسے بھا بستور
کہہ سکتا ہے کہ عورت کی غلامی ماضی کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
واسستان ہے؛ وہ تو پہلے ہمیں مرد کی غلام
تھی اور آج بھی حقیقت اسی کی غلام ہے فرق
صرف اس قدر ہے کہ پہلے وہ پاہنہ بخیر
اپنی ذرداری کے بارے میں باز پرس
کی بلکے گلا کر اس نے اپنی ذرداری کو
بھایا ہے یا نہیں؟)

عورت کی نام تہاد آزادی
موجودہ درکار سے بڑا نہ نام تہاد
یہی اس کی آزادی ہے کہ جذبکوں کے عومنی
آزادی نسوں اور اس کے نتیجے میں واقع
اپنی عورت ناموں کو دادل بر لگانے اور
ہونے والی بہاری اور بے چائی کا گرم بازاری
مرد کے اخنوں میں کنھ پالی بن کر تھر کتی اور
ہے اور اس وبارے اثرات سے آج سلم

لڑکیاں اللہ کی امانت ہیں

الغرض بولگ اپنی لڑکیوں کی دینی تعلیم
سے غافل ہیں وہ فوری طور پر اس طرف
دھیان دیں اور اپنی بچیوں کو دینی تعلیم سے
آرائت کر کے ان کی عاقبت سرھاریں۔ درنہ
غدا کے نزدیک وہ مجرم اور گھنیکار بھول گے
اور آخرت میں ان کی پچھوگی۔ لڑکیاں بھی
اللہ کی امانت ہیں ان کو صحیح تعلیم و تربیت
سے آرائت کر کے ان کا بیان کرنا چاہئے۔
درنہ اللہ کی امانت میں خیانت ہوگی۔ دنیا
میں ہر شخصی ذردار ہے اور ہر شخصی کو
اپنے اپنے دارہ اور حدود میں اپنے

عورت آج بھی غلام ہے

ذرداری ادا کرنا چاہئے۔ درنہ وہ گھنیکار
ہو گا۔ چنانچہ ایک حدیث کے مطابق
کرنا اور دینی ماحول پیدا کرنا ہے جو موجودہ دور
کے سادباب کا واحد علاج دینی تعلیم عام
کرنا اور دینی رفاه وہ مرد ہو یا عورت
میں سے ہر شخصی رفاه وہ مرد ہو یا عورت
ذردار ہے اور طرف عیاشی،

خود فراموشی، عربانی، جنسی انارکی، عورتوں
اور مددوں کا آزادانہ میں جو اور زنگ
رثی و می کی سرستیوں بلکہ نرمیتوں کا دور
دورہ تھرا رہا ہے جو خدا نامی اور دینی

کی علامت ہے۔ آج کا انسان اپنا مقصد
زندگی بھلا کر دنیوی کھلونوں سے دل بھلا

رہا ہے اور اس اعتبار سے وہ بہت بڑی
خسارے میں ہے لہذا اسے اپنے کل

کا نکر کرنی پڑے اور در دروزہ عیش کی
فاطر اپنی ابدی ازندگی کو تھوکر کرنا زمانہ پالیے۔

حالانکہ دینی تعلیم ہی کی بدولت انسان کی
افلاتی عالم سدھر قریب ہے اور اس میں برابری اور
کا احسان پیدا ہوتا ہے بخوبی خدا اور
موف آنحضرت کے جذبات صرف دینی تعلیم
ہی کے پیدا ہوتے ہیں ماں باپ اور شوہر
کی اطاعت و فرمانبرداری کا مادہ بھی دینی
تعلیم ہی کی پیداوار ہے لہذا لڑکیوں کی
دینی تعلیم سے تفاصل بر تناگو یا کہ ان کی
آخرت بر باد کرنا ایک جسم میں وکھلنا ہے۔

مردادور عورت کی صحیح حیثیت

غرضی دینی و دنیوی اور نسل میثقوں
سے لڑکیوں کی تعلیم مہا بیت ضروری ہے
رُکنیوں کی تعلیم میں فوائد ہی نوائد ہیں
اور ان کی ناخواندگی میں نعمانات ہی
فعمانات اور دنیا میں وہ قوم کمی ترقی
ہنسی کر سکتی جو اپنی عورتوں کی تعلیم میں
لاپرواہی بر تے مردادور عورت ایک

حکاری کے دوپہریوں کی طرح ہیں اگر ان

میں سے کوئی ایک پہنچی خراب ہو مائے
تو کوئی آگے ہمیں بڑھ کے گی۔ لہذا
اس میدان میں توازن تھام کرنے اور پوری
سمجھداری کے کام لینے کی ضرورت ہے

دینی تعلیم سے تعاون

آج کے سلم معاشرہ میں جو سماجی سائل
اور سماجی خابیاں پائی جا رہی ہیں ان کی
بہت بڑی وجہ عورتوں کی تعلیمی پسمندگی ہے
خسر صادی دینی تعلیم کی کمی لہذا لڑکیوں کی
دینی تعلیم پر خصوصی توجہ دینی ہائی ہے۔ لیکن
اگر کچھ لوگ ملے ضروری سمجھتے ہمیں تو
کام کی تعلیم دلائک لڑکیوں کی جسمی کو جیتے ہیں۔
یعنی دینی تعلیم کو ضروری تصور نہیں کرتے۔

حدود جماعت میں کیا جاسکتا جاپ والوں کے بغیر
علم ترجیح میں دین دین وغیرے کے معاملات میں
باکسانی دھوکہ کھا سکتی ہیں۔
غفلت بر تے میں جو ہماری دین و دنیا
اور اخلاق و کرامی کے سدھار کا باعث
ہے قرآن انسان کو آداب نہاد گی
سکھاتا اور خدا سے تعلق استوار کرتا
ہے اور اس میں ہر دور کے لیے رہنا
امول مذکور ہیں اور وہ ہر دور کے
انسان کے لیے تازہ اور سدا بہار ہے
اس کی تعلیمات کبھی اذکار رفتہ نہیں
ہو سکتیں۔ لہذا ہر سماں کے لیے قرآن سے
استفادہ ضروری ہے۔

دنیوی تعلیم بھی ضروری

اب بھائیک دنیوی تعلیم کا سوال
ہے ترزوکوں کے لیے یہ بھائیک جذبک
ضروری ہے کیونکہ دنیوی تعلیم سے معلومات
عامہ کا حصول ہوتا ہے اور دشن نکری
پیدا ہوتی ہے ظاہر ہے کہ جس دنیا میں
ہم رہتے ہیں اور جن پیزروں سے ہمارا
ملن رات واسطہ پڑتا ہے ان کے
بارے میں ضروری معلومات کا حصول نہ ہے
ضروری کا ہے زرنه ظاہری اغفار سے
وہ بدھو سمجھی جائیں گی اس اعتبار سے
مودر ترزا کے لیے ساتھ تاریخ جزا فیہ
تمدن و معاشرت اور سائنس کی تعلیم
ضروری ہے اور ان مفید علوم سے صرف

مقام پر خصوصی مدرسے تام کرنے کی نیزرت
ہے تاکہ قوم کی بیشیوں کی صبح رہنی ہے۔
اگر دینی نقطہ نظر سے بخاری بیشیوں کی
صلاح و تربیت ہو جائے تو ہمارے
گھر والی کام احوال بدل جائے گا اور اسی
تربیت یافتہ لڑکیاں جن گھروں میں
بائیں گی وہ بھی سدھ رجاء میں گی۔ اور چھر
رنگ رنگتہ دہ تمام معاشرتی خرابیاں خود کو خود
دور ہو سکتی ہیں جو آج ہمارے درمیان
پائی جا رہی ہیں۔ ایک مدیریت کے طبق
اس دنیا کا بہترین سرمایہ ایک نیک سیرت
عورت ہے۔ ایک درستی حدیث کے
دینی نقطہ نظر سے بھی اور دینی
سطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بہترین عورت وہ ہے جس کی طرف تو اگر
دیکھے تو وہ بخوبی سرور کر دے۔ اگر تو کے
کوئی ملک کرے تو وہ تیری اطاعت کرے
اور جب تو کوئے باہر مولودہ خود کی اور
تیرے مال کی خفاظت کرے۔

قرآن کریم کی تعدد آیات اور احادیث نبوی
و دینی معلومات میں امنانے اور تبلیغ کے لئے شائع
کی جاتی ہیں ان کا انتظام آپ پر فرض ہے، لہذا
جن صفات پر یہ آیات درج ہوں ان کو
صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی
سے محفوظ رکھیں۔

عورت پر رخصت ہو جائے تو پھر اس
بکد اس غرضی مسابقت کے باعث عورت
عورت نہیں رہتی اور نہ وہ کبھی مرد کے مقام
مردوں میں لہذا عورت کے لیے ایسی تعلیم
درستے تک پہنچ سکتی ہے گویا کہ وہ
بہت ضروری ہے جو اسے ان دونوں پیروں
ذرا دھکری رہتی ہے زاد بھری لہذا عورت
کی عائینت اسی میں ہے کہ وہ ہمیشہ عورت
میں ایسے فتنے اور رخصے پیدا ہوں گے
ہے اور مرد بننے کے خواب دیکھنا
چھڑ رہے۔

حرف آخر

خلافہ بحث یہ کہ لڑکیوں کی تعلیم بے مد
ضروری ہے دینی نقطہ نظر سے بھی اور دینی
 نقطہ نظر سے بھی بکر لڑکیوں کے لیے دینی
تعلیم مناسب رہے گی جو ان کی نسوانیت
کو برقرار رکھے اور ان کی فطری صلاحیتوں
کو ابھارتے ہوئے نظام فطرت میں صحیح
تازن تام کرے ورنہ افزاں و تغیریط
کے باعث ایسے پیچیدہ معاشرتی و ستمدنی
نظام تباہ میں کہ فطری منابع کو توڑنے
مالی پیدا ہو جائیں گے جو زندگی کے
سفر کو شکلات و خطرات سے درجاء
کرنے والے ہوں گے۔ اسلام نے لڑکیوں
کی تعلیم پر کوئی پابندی عدم نہیں کی ہے بلکہ
بہت ضروری ہے جو ان میں شرم و حیا،
الن کی تعلیم کے دروازے کھل رکھے ہیں۔
جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا آج تک اسی
حفاظت کرنے میں مدد کر سکے۔ موجودہ دور
کی دینی تعلیم سے بہت غفلت بر قبیلہ ہے۔
لہذا اس میدان میں بیش تدبی کرنے ہوئے
لڑکیوں کی دینی تعلیم کے لیے ہر بندگو اور ہر
سبقت لے جانا چاہتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اسے

نہ صرف نظام فطرت میں مغلل پیدا ہوتا ہے
لہذا شمارہ نہ عورت توں میں ہو سکتا ہے اور نہ
عورت نہیں رہتی اور نہ وہ کبھی مرد کے مقام
درستے تک پہنچ سکتی ہے گویا کہ وہ
ذرا دھکری رہتی ہے زاد بھری لہذا عورت
کی مخالفت پر قائم رکھ کرے ورنہ معاشرہ
کی عائینت اسی میں ہے کہ وہ ہمیشہ عورت
میں ایسے فتنے اور رخصے پیدا ہوں گے
جو اسے جسمی انار کی کی طرف لے جائیں گی
کیونکہ ایسا معاشرہ کبھی صالح اور متوازن
نہیں رہ سکتے گا۔ بلکہ اپنے انعام بد کو ضرور
پہنچ کر رہے گا۔ جیسا کہ آج کل مفتری
ماں کا حال ہے جہاں پر خاندانی نظام
کیا جا رہا ہے۔ آج کی عورت محض اپنی
نادانی کے باعث مرد کے ہاتھ میں ایک
کھلونا بن کر ناچ رہ جا ہے اور جنہے مٹکلوں
کے عوzen عربیاں سے عربیاں تر ہو کر جیا سوز
حرکتیں کرنے میں کسی قسم کی جھگٹک جھوس نہیں
کر رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس پارول کی
چاندنی کے بعد کا جو برا اور بدترین حشر
ہو کا اس سے وہ غانل ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

مرد اور عورت کے درمیان فلائق ازال
نے جو مدناسل تام کر دیا ہے اسے ملحوظ
نہ کھا بھائے تا اس سے نہ صرف نظام
نظام تباہ میں کہ فطری منابع کو توڑنے
مالی پیدا ہو جائیں گے جو زندگی کے
سفر کو شکلات و خطرات سے درجاء
کرنے والے ہوں گے۔ اسلام نے لڑکیوں
کی تعلیم پر کوئی پابندی عدم نہیں کی ہے بلکہ
بہت ضروری ہے جو ان میں شرم و حیا،
کو قائم رکھنے اور اپنی عفت دناموس کی
جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا آج تک اسی
حفاظت کرنے میں مدد کر سکے۔ موجودہ دور
کی دینی تعلیم سے بہت غفلت بر قبیلہ ہے۔
لہذا اس میدان میں بیش تدبی کرنے ہوئے
لڑکیوں کی دینی تعلیم کے لیے ہر بندگو اور ہر
سبقت لے جانا چاہتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اسے

اندھیری اندھیرا ہو گا۔

آزادی نسوں کا پر فریب نعرہ

بات چل رہی تھی آزادی نسوں کی اور
جملہ معتبر صدر میان میں آگی تو اس سلسلے
میں حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو نظر
لہاظے وہ ظالم بھی نظر آتی ہے۔ یہ اور
آج کے موجودہ دور میں عورت کی آزادی
کا جو نوجہ بلند کیا جا رہا ہے وہ محض ایک
سراب اور دھر کے کامیابی ہے اور آزادی
کا سبز باغ رکھا کر عورت کا بھرپور تحفہ
کیا جا رہا ہے۔ آج کی عورت محض اپنی
نادانی کے باعث مرد کے ہاتھ میں ایک

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب روپے
پیسے سے محبت اور حرم دل آنکی کہانی
ہے جو بہت پرانی ہے۔ انسان کے دل
سے بہت تک دنیا کی محبت زائل نہ ہو،
اصلاح بہت مشکل ہے اور عورت جب مدد
میں آجائی ہے تو چراپنے اور پرایوں میں
حیز نہیں کرتی اور خونی رشتوں تک کو داؤں
پر لگا دیتی ہے لہذا عورت جب تک

نیک سیرت کا اصلی زیرِ شرم و حیا کا
احساس اور عصمت و عنعت کا پاس لہاظہ ہے
کو ان کے صحیح مقام و مرتبہ سے آشنا
کرنا اور ان کے سامنے انسان کے مقدم
زندگی کو داعی کرنا بہت ضروری ہے لڑکیوں
یہ دونوں باتیں موجودہ ہوں وہ عورت عورت
ہمیں رہتی بلکہ ایک زندگی بن جاتی ہے۔
ظاہر ہے کہ جب ایک عورت سے اس کا

زیادہ نظر آتا ہے۔ تجھے کے طور پر فریب

بس اوقات ملاقی تک پہنچ جاتی ہے اس
قسم کے واقعات کافی تعداد میں رہنے
ہو رہے ہیں اس طرح عورت ایک لحاظ
میں مظلوم دکھائی دیتی ہے تو وہ نظر
لہاظے وہ ظالم بھی نظر آتی ہے۔ یہ اور
بات ہے کہ ان معاملات میں نشانہ دونوں
طرف سے عورت ہی بنتی ہے اس لہاظ
سے بھی لا کیوں کی اصلاح اور ان کی صبح
تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے۔

اصل فتنہ دنیا کی محبت ہے

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب روپے
پیسے سے محبت اور حرم دل آنکی کہانی
ہے جو بہت پرانی ہے۔ انسان کے دل
کو گھن کی طرح کھا کے جا رہی ہیں۔ میں مانتا
ہوں کہ آج کل جنہی کی وجہ پر اپنے عاشرہ
اہل کی وجہ سے عورت کی زندگی ابیر کر دیا
گئی ہے۔ مگر زادخور سے دیکھنے تو اس
فتنے میں بھی سا سوں اور نزدیک کا ہاتھ زیادہ
نظر لے گا جو مرد ہوں کو ابھار کر پر لے مال
کو ہر پر کئے کی ترغیب دیتی اور نئی نویلی
دلہنی پر ظلم رکھتی ہیں اور اس اعتبار
سے آج خود عورت ہی عورت کی دشمن
نظر آتی ہے۔ یہ تو قدر کیا ایک رعنہ سر اور
اس کا دوسرا نہ ہے ہے کہ جب کسی لڑکی کا
بیانہ ہوتا ہے تو خود لڑکی رائے اپنی لڑکی
کر غلط بھی پڑھا کر سرالی بھگتے کھڑے
کرتے ہیں اور بسا اوقات ان کا ناکسیں درم
کر شیتے ہیں اور اس کا نیز جو عورت کا ہاتھ

حضرت عرب بن حم

واقع ہوا اور اس وقت وہ پانزدہ سال تھے، اس بنا پر شاہزادہ میں ان کا من کسی حال میں ۲۰ سال سے کم نہیں ہو سکتا، مدینہ سے وہجاں کے وقت یہوی کو جن کا نام عمرہ تھا ہمراہ لے گئے تھے، چنانچہ بخراں پہنچ کر اسی سال ایک لڑا کا پیدا ہوا، جس کا نام انہوں نے محمد، اور ابو سیمان کنیت رکھی، لیکن پھر انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا، تو آنحضرت صلی اللہ نے لکھا کہ محمد نام اور ابو عبد الملک کنیت رکھو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے لوگ مسلمان ہوئے تو حضرت عرب و کوہاجم بن اکر روانہ فرمایا اور ایک یادداشت لکھوا کر حواری کیس میں فرانف سنن، صدقات زدیات اور بہت سے احکام درج تھے، چنانچہ کاروبار حکومت کے ساتھ ساتھ مذکور مذہبی بھی کیا ہے، لیکن صحیح بھی ہے کہ ست پچاس کے بعد انتقال کیا،

اہل و عیال | دو بیویاں تھیں، پہلی کا نام

عمرہ بخت اور عبد اللہ بن مارت غسانی کی بیٹی تھیں جو قبیلہ ساعدة کے خلیف تھے، دوسری کا نام سودہ بنت حارثہ تھا، اور یہ ان کے اخیر وقت تک زندہ تھیں،

او لا دی کی صحیح تعداد معلوم نہیں، محمد

البتہ مشہور ہیں، جو عہد بیوت میں پیدا ہوتے، حضرت عرب وغیرہ سے حدیث سنی، (باقی صفحہ ۲۴۷)

اس وقت ان کا من عام روایت کے لحاظ

۳۶۵ سے اسال کا تھا، لیکن ہمارے نزدیک

۳۶۶ تہذیب التہذیب م ۳ جلد ۸

نام و نسب | عروان، ابو الصفا کنیت نام زادان بخاری سے ہیں، نسب نامہ یہ ہے، عرب و بن حزم بن زید بن لوزان بن عرب و بن عبد متان بن غنم بن مالک بن بخاری، حضرت عماد بن حزم جو بیعت عقبہ میں شریک تھے، ان کے برادر علاقی ہیں، ان کی ماں نام زادان ساعدة سے تھیں،

اسلام | ابتدائی اسلام اور بھرت کے زمانے تک کم سن تھے، اس بنا پر زمانہ اسلام کی صحیح تعریف نہیں ہو سکتی، غالباً اپنے گھر والوں کے ساتھ مسلمان ہوئے ہوں گے،

غزوات | کم عمری کی وجہ سے بدر اور احمد شرکت کے قابل نہ تھے، جب غزوہ خدق داتع ہوا تو پانزدہ سال تھے، اس لیے غزوہ میں شریک ہوتے، اس کے بعد اور بھی غزوہ میں شرکت کی،

ستصحیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فائد بن ولید کو بخراں بھیجا تھا اور اسی صلح نہیں، کیونکہ غزوہ خدق شہیں

کیا

ہ

یہی

حاتون

مسلمان

کی

پہچان

افسوس تری ضد سے بہت ہو گیا نقسان
ساقط ہوئے پل بھریں ہمارے سمجھی ارمان
اعزانہ ہے عورت کا جاؤ غوشہ بھرا ہے
قدرت کے مقاصد کی یہ تکمیل ہے نادان

واقف ہوں میں تو کس لیے بیزار ہے دیں سے
فقط سے بغایت ناٹھایا ہے یہ طوفان

اک تکان سمجھی موجود ہے سامان میں تیرے
صد حیف ہے کہ کھولا نہیں تو نے کبھی جزدان

دہن ہونیا سر پر روپٹہ ہو نہ چادر
کیا ہے یہی خاتون مسلمان کی پہچان

بے شک زلی ہندو سے سمجھی یعنی جو سبق تو
سرال میں ہوتا نہ طبیعت میں یہ سیجان

ہے ہند کی عورت کی ادب سے نزاکی
ہے ہند کی عورت کی جہاں بھریں الگ شان

دیویکے محبت کی، مردت کی اوفا کی
ہری جس کی شرافت پر مدد و بھروسہ بھی قربان کے

ہے شرم دریافتہ مسلم کا زیور
گھر اس کا نگہبان ہے وہ گھر کی بگھر سان

سرال کے حوال میں درصل جاتی ہے لڑکی
شوہر کی اطاعت سمجھی ہے اللہ کا فرمان

محبوب اسے کون بنا سکتا ہے یہی؟
جس اڑکی میں نسوانیت زن کا ہر نقدان

آزادی نسوں سے ہے محلوں میں بھروسہ
مغرب بھی ہے اس نازہہ حقیقت سے پریشان

کافر کو ہے اقتال کے شعار سے وحشت
مومن کو نظر آئے گا قبال میں نہ آن

اولیٰ ۱۹۹۸ء

رسالہ نے تمثیل کی تھیت

ابراهیم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک علم الہی بھی کی کار فرمائی نظر آتی ہے۔

قرآن مجید کا پہلا المام یا پیغام افرا، پڑھنا اور پڑھنے دہ انسان کے لیے حوصل تعلیم کا اس سے زیادہ وافع اور مختصر حکم اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ الرحمن عالم القرآن یہ رحمٰن کا فضل ہے کہ ہمیں قرآن

کی تعلیم دی۔

تعلیم و تربیت میں اس کا کردار بنتے ادی اہمیت رکھتا ہے اس لیے عورتوں کی اصل اور ہمارے عقائد کی روح ہے تعلیم تعلیم کا انتظام اور بھی زیادہ ضروری آئت ہے ہمیں ہماری دنیا ہے تھی ہماری آنحضرت ہے یہی ہماری تہذیب اور ہمارا اخلاق ہے

تعلیم ہی پر ہماری ساری ترقی کا دار و دار ہے اور اسی پر ہماری انغیختہ اور سنجات کا انحصار ہے یہی تعلیم ہم کو دوزخ سے بچاتی ہے اور اسی تعلیم کی درجہ سے ہمیں عرض اعظم کا سایہ نصیب ہر کا اور جنت بھی اسی سے ملے گی۔

سلمانوں کی دین و دنیا کا انحصار اللہ کے فضل و کرم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور شفاعت پر ہے اور دنیوں نعمتیں علم اور صرف علم ہی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

علم کا حاصل کرنا اس کے لیے نعمت اور جدوجہد کا نامہ اور عورت دنوں پر فرش اور ضروری ہے جو نکد عورت سوسائٹی کی پاکستانی علامت ہے اور اس کے حضرت آدم علیہ اسلام فرض ہے فریضہ کا درجہ

رکھتا ہے ماں کی حیثیت سے عورت ہماری بھی خطرہ میا ہے ہر شہزادہ پرستیری کی میں دین ہو تو اولاد دیندار ہو گی اس کے لیے تعلیم نسوں کا انتظام اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانے پر کرنے کی ضرورت ہے جلال کلپوی کے ان اشعار پر ختم کرتا ہوں۔

تعلیم ذخیراں میں یہ پہلوں اصول ہو ماؤں کی لدوں میں بھی سوزتوں ہو اک کی گھونٹ دودھوں میں ذکر رسول ہو ایمان کی غیبی حلادت حصول ہو ماں میں ہماری آج نہ دبجھ صفات ہوں چھڑنا طبع صفات ہماری بناں ہوں قرآن کی روشنی میں ہوتی تیر طبابات تغیر طبابات ہے تغیر صفات رہاتی صفحہ ۱۷۴ پر

رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے عبادت یا کثرت عبادت کا حکم دیا گیا ہے ان میں سے بھی دو چار آئیں یہاں پڑھ لیجئے تو سورہ الحج میں ارشاد ہے:-

فَسَيِّدُ الْمُحَمَّدِ وَ بَلَقَ وَ كَنْتَ مِنَ السَّاجِدِينَ وَ أَعْبُدَ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَا تَيَّبَ الْيَقِيْنِ (الحج ۲۶) آپ اپنے یہ رورکار کی حمد و شکر ساتھا اس کی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہیئے اور اس کے حضور میں سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائے اور عبادت کی گھر میں ایک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیئے۔

بہر حال عورت کی گود تہذیب تکن کی وجہ سے ہماری نئی نسل خطرے میں کامگوار ہے۔ عورت ایک ابھن ہے ہے ہمارا معاشرہ ہمارا تحدی ہمارا گھر یہ لوں نظام اور ہماری اجتماعی بلکہ ایمان ازندگی جہاں تہذیب اور شرافت ملتی ہے عورت

تلعے تیار کیے اماں دیانت کا حق تعلیم کے لیے اجتماعی مدرسی اسکوں ادا کر دیا اور دنیا کو بدی سے پاک کر کے نیکی اور تقویٰ کا نیچ کر دیوں دلوں میں بودنیا داری کا سلیقہ معلوم ہو گا ماسوں بودنیا انھوں نے اللہ کو راضی کیا اور اللہ ان سے راضی ہوا وہ سب اللہ کی رحمت صحیح منج پر ہو گا۔

عورت کی تعلیم کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ہماری نئی نسل خطرے میں کامگوار ہے۔ عورت ایک ابھن ہے ہے ہمارا معاشرہ ہمارا تحدی ہمارا گھر یہ لوں نظام اور ہماری اجتماعی بلکہ ایمان ازندگی جہاں تہذیب اور شرافت ملتی ہے عورت